اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

۱۲۶

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ -
ششماہی -
سہ ماہی -
بیرون ہند سالانہ

قیمت ایک آنہ

روزنامہ
الفضل
قادیان دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۵۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق سوا آٹھ بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ البتہ افطاری کے بعد کچھ کمزوری کی شکایت ہو گئی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کل سے زیادہ ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب جو انبالہ چھاؤنی تشریف لے گئے تھے۔ مع اہل وعیال واپس تشریف لے آئے ہیں۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ جو ٹیر یٹوریل کی بھرتی کے لئے ضلع شیخوپورہ گئے تھے۔ واپس آ گئے۔ نیز ڈاکٹر احمد صاحب اور چودھری فضل کریم صاحب گجرات سے واپس آ گئے ہیں۔

جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے آج پندرہ پاروں کا درس ختم کیا۔ کل سے حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب سولھویں پارہ سے درس دینا شروع کریں گے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

لیلۃ القدر کے تین معنے

"قرآن شریف میں جو لیلۃ القدر کا ذکر آیا ہے۔ کہ وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ یہاں لیلۃ القدر کے تین معنے ہیں۔ اوّل تو یہ۔ کہ رمضان میں ایک رات لیلۃ القدر کی ہوتی ہے۔ دوم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی ایک لیلۃ القدر تھا۔ یعنی سخت جہالت اور بے ایمانی کی تاریکی کے بعد وہ زمانہ آیا۔ جبکہ ملائکہ کا نزول ہوا۔ کیونکہ نبی دنیا میں اکیلا نہیں آتا۔ بلکہ وہ بادشاہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ لاکھوں کروڑوں ملائکہ کا لشکر ہوتا ہے۔ جو ملائک اپنے اپنے کام میں لگ جاتے ہیں۔ اور لوگوں کے دلوں کو نیکی کی طرف کھینچتے ہیں۔ سوم لیلۃ القدر انسان کے لئے اس کا وقت اصفٰی ہے۔ تمام وقت یکساں نہیں ہوتے۔ بعض وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عائشہ رضؓ کو کہتے۔ کہ ارحنا یا عائشہ۔ یعنی اے عائشہ مجھ کو راحت و خوشی پہونچا۔ اور بعض وقت آپ بالکل دعا میں مصروف ہوتے۔" (ملفوظات احمد حصہ اول صفحہ ۴۹)

نظر نیچی رکھنی چاہیئے

"مومن کو نہیں چاہیئے۔ کہ دریدہ دہن بنے۔ یا بے محابا اپنی آنکھ کو ہر طرف اٹھائے پھرے۔ بلکہ یغضوا من ابصارھم پر عمل کر کے نظر کو نیچے رکھنا چاہیئے۔ اور بدنظری کے اسباب سے بچنا چاہیئے۔" (ملفوظات احمد حصہ اول صفحہ ۴۶)

جہاد آخر الحیل ہے

"نادان مولوی ذرا ذرا بات پر جہاد کا فتوے دیتے ہیں۔ حالانکہ جہاد تو آخری الحیل تھا۔ یہ اس کو اول الحیل بناتے ہیں۔ کوئی بدذات کسی طرح بھی باز نہ آئے۔ تب حکم تھا۔ کہ تلوار چلاؤ۔ اور یہ بات صاف ہے۔ کہ جب تمام مسائل سنائے جائیں۔ روشن دلائل دیئے جائیں۔ تس پر بھی خدا کا نمک حرام۔ خدا کے نشانات کا نمک حرام باز نہ آئے۔ اور دنیا میں سدراہ بنے تو ایسے کے لئے خس کم جہاں پاک کہنا بے جا نہیں۔" (ملفوظات احمد حصہ اول صفحہ ۴۵)

مُردوں کی سڑک

"اس دنیا سے اس جہان میں جانے کے لئے مُردوں کے واسطے تو ایک راہ بنا ہوا ہے۔ اور مُردے ہمیشہ جایا کرتے ہیں۔ مگر اس کے سوا اور کوئی دوسری سڑک نہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح بھی اسی مُردوں والی سڑک کی راہ گئے۔ جو مُردوں میں جا بیٹھے۔ ورنہ حضرت یحیٰی کے پاس کیونکر جا بیٹھے۔" (" صفحہ ۴۵)

تقویٰ کا فوری اثر

"تقوے کا اثر اسی دنیا میں متقی پر شروع ہو جاتا ہے۔ یہ صرف ادھار نہیں۔ نقد ہے۔ بلکہ جس طرح زہر کا اثر۔ اور تریاق کا اثر فوراً بدن پر ہوتا ہے اسی طرح تقوے کا اثر بھی ہوتا ہے۔"

(الحکم نمبر ۲۹۔ جلد ۵۔ سنہ ۱۹۰۱ء)

وصیت نمبر ۵۴۶۹

میں مسمی غلام محمد ولد میاں گھسیٹے خان قوم ماشکی پیشہ خادم مسجد عمر تخمیناً ستر سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن بٹالہ ڈاکخانہ بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ ستمبر ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرا ایک جدی مکان قیمتی مبلغ ساڑھے تین سو روپیہ سکا بٹالہ محلہ شیخ المشائخ موجود تھا۔ اور اس میں اپنے بھائی حقیقی دین محمد ولد میاں گھسیٹے خان کا نصف حصہ کا مالک تھا۔ وہ مکان میں نے بوجہ تنگی گزارہ پونے دو صد (۱۷۵) کو فروخت کر دیا۔ اور میرے ذمہ ۷۵ قرضہ تھا۔ وہ اس میں سے ادا کر دیئے۔ میرا ارادہ مکان کی موجودگی میں ہی وصیت کر دینے کا تھا۔ مگر میری تنگی اور تنگ دستی نے مجھے وصیت کرنے کا موقعہ نہ دیا۔ اب میں نے یہ مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ کہ جو مکان میں نے (اپنا حصہ) ۱۷۵ کو فروخت کر دیا ہوا ہے۔ اس میں سے ۷۵ روپیہ قرضہ جو میرے ذمہ تھا ادا کردہ وضع کر کے باقی اس کی قیمت یکصد روپے کے دسواں (۱/۱۰) کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد یکصد روپیہ کا دسواں (۱/۱۰) حصہ دس روپیہ کی مالک صدر انجمن ہو گی۔ اور میں اللہ تعالیٰ کی جناب میں امید رکھتا ہوں۔ کہ میں یہ دسواں حصہ دس روپے اپنی زندگی میں ہی ادا کر دوں گا۔ جو میری اس وصیت میں مجرا اور محسوب ہو گا۔ اور اپنی نعش وغیرہ کے لے جانے کے اخراجات بھی انشاء اللہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں جمع کراتا رہوں گا۔ اگر خدانخواستہ میں مذکورہ بالا دس روپے ادا نہ کروں اور اخراجات نعش لے جانے وغیرہ کے داخل نہ کروں تو میں شیخ محمد عبد الرشید صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بٹالہ کو اس بات کا ذمہ وار دیتا ہوں کہ وہ یا ان کی اولاد ادا کر دینگے۔ اور میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ اور میرا گزارہ اب مسجد احمدیہ بٹالہ میں خدمت کرنے سے ہے۔ اگر میرا ترکہ مزید ثابت ہو گا۔ اور کوئی آمدنی ثابت ہو گی۔ تو اس کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہو گی۔ اور آمدنی ہونے کی حالت میں ۱/۱۰ حصہ لینے کی حقدار ہے۔ لہذا یہ وصیت لکھ دیتا ہوں کہ وقت پر کام آوے۔ المرقوم ۳ ستمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۲۸ رجب المرجب ۱۳۵۸ھ العبد۔ نشان انگوٹھا غلام محمد ولد میاں گھسیٹے خان موصی مذکور۔ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ محمد عبد الرشید ولد قاضی عبد الکریم قوم ککے زئی سکنہ بٹالہ محلہ شیخ المشائخ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بٹالہ ۴

گواہ شد سید محمود ولد صالح بخش ... احمدی سکنہ بٹالہ بازار ...

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ حکیم نور الدین صاحب طبیب شاہی کا مجرب نسخہ

اٹھرا کی گولیاں

اسقاط حمل کا مجرب علاج

جن کے بچے چھوٹی عمر میں مر جاتے ہوں حمل گر جاتا ہو۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا پیدا ہو کر امراض ذیل سے اٹھارہ سال کی عمر تک فوت ہو جاتے ہوں مثلاً پرچھاواں یا سوکھا۔ سبز یا پیلے دست۔ قے۔ پسلی کا درد۔ تشنج۔ نمونیا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چیائے نکلنا۔ بدن پر خون کے دھبے پڑنا وغیرہ جن کے گھر میں یہ مرض ہو۔ وہ فوراً اٹھرا کی گولیاں منگوا کر استعمال کریں۔ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک گیارہ تولہ۔ قیمت فی تولہ ۸/ یک مشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ علاوہ محصول ڈاک نصف خوراک منگوانے والے کو محصول ڈاک معاف

ملنے کا پتہ

محمد عبد اللہ جان عطاء الرحمٰن دواخانہ محافظ صحت قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات میں بیش بہا اور حیرت انگیز رعایت

پچاس روپیہ کی ستر کتابیں صرف پچیس روپیہ میں

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قومی اور مرکزی کتب خانہ "بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان" میں اس وقت خلفائے کرام اور علمائے سلسلہ کی اڑھائی تین سو کتابوں کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتابیں موجود ہیں جن کی مجموعی قیمت آج سے کچھ عرصہ قبل پچاس روپیہ تھی۔ لیکن بک ڈپو کے نئے انتظام کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کی قیمت نصف کے قریب ہو گئی ہے۔ ہر احمدی کا اولین فرض ہے۔ کہ اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائے اور اپنے اہل و عیال کی تربیت اور رشتہ داروں اور دوستوں میں تبلیغ سلسلہ کی خاطر اس بیش بہا خزانہ کو حاصل کر کے اپنے گھر کی لائبریری کو مکمل کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور علمائے سلسلہ کی کتابوں میں بھی اسی طرح رعایت کر دی گئی ہے۔

سوا تین سو کتابوں کی فہرست معہ خلاصہ مضمون ہر کتاب و سن طباعت مفت طلب فرمائیں۔

مینجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

اعلان

قادیان میں مکان بنانے والے دوستوں کی سہولت کیلئے

ہم نے ایک ماہر اوورسیر کی زیر نگرانی مکانات تعمیر کرنے کا انتظام کیا ہے۔ کام کی نگرانی۔ روپیہ کی ادائیگی۔ سامان کی خرید اور حسابات رکھنے کا معمولی کمیشن لیا جاتا ہے۔ نقشہ اور اسٹیمیٹ بھی بنا کر دیا جاتا ہے۔ (مینجر جنرل سروس کمپنی)

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دیگی۔ اسکے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی یہ نئی دوا نہیں ہے ہزاروں مایوس العلاج اسکے استعمال سے پیرانہ سالی میں مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (۲) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

131

انگلستان کی خبریں

کلکتہ ۲۸ اکتوبر۔ حکومت برطانیہ نے حکومت ہند کی معرفت انڈین جیوٹ ملز کلکتہ کو ریت کی پچاس کروڑ بوریوں کا آرڈر دیا ہے۔ پہلے اتنا بڑا آرڈر کبھی نہیں دیا گیا۔

پیرس ۲۸ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ کل رات سارے مغربی محاذ پر خاموشی رہی۔

حکومت فرانس نے اعلان کیا ہے کہ اس کے مقبوضہ جزیرہ مڈغاسکر میں جدید اصلاحات نافذ کر دی گئی ہیں اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس نے جنگ میں امداد کی ہے۔ اب ووٹروں کی تعداد میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ روس کے ساتھ برطانیہ کے تجارتی معاہدہ کی گفت و شنید آجکل یہاں ہو رہی ہے۔ لیکن ابھی تک کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ اور نہ ہی کوئی قیاس کیا جا سکتا ہے۔

دفتر جنگ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ رسالہ توپخانہ انجینئرنگ نے پیدل فوج میں ۲۴ اور ۲۵ سال کی عمر کے نوجوانوں کے لئے بھرتی کا دروازہ کھلا ہے۔

پیرس ۲۸ اکتوبر۔ حکومت فرانس نے اعلان کیا ہے۔ کہ مغربی محاذ کے مختلف مقامات پر فوجی دستوں میں معمولی تصادم ہوتا رہا۔ اور گولہ باری جاری رہی۔

حکومت فرانس نے فیصلہ کیا ہے کہ پچاس سال سے زیادہ عمر کے فوجیوں کے علاوہ ان کو بھی ریٹائر کر دیا جائے۔ جو دو سے زیادہ بچوں کے باپ ہیں۔

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ آج صبح شمالی علاقہ میں ہوائی حملہ کے خطرہ کا الارم دیا گیا۔ مگر بہت بلندی پر دشمن کا صرف ایک ہوائی جہاز دیکھا گیا۔ جو کوئی بم نہ گرا سکا۔

بنک آف انگلینڈ کے ڈائرکٹروں نے شرح سود تین فیصدی سے گھٹا کر دو فیصدی کر دی ہے۔

حکومت آسٹریلیا نے جنگ کے سلسلہ میں برطانیہ کو دس ملین پونڈ کی امداد دی ہے۔

جنگ یورپ کی خبریں!

مغربی محاذ پر بارش کی وجہ سے ہر طرف کیچڑ ہی کیچڑ ہے۔ اس لئے کوئی شدید جنگ نہیں۔ تاہم توپ خانے ایک دوسرے پر آگ برسا رہے ہیں۔

فضائی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ بارہ جرمن طیاروں میں سے جو برطانیہ پر حملہ آور ہوئے تھے سات واپس نہیں پہونچ سکے۔

جرمن ریڈیو سے یہ پروپیگنڈا متواتر ہو رہا ہے۔ کہ برطانیہ کے مزدور لڑائی کے خلاف ہیں۔ اس سلسلہ میں لیبر پارٹی کے لیڈر نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہم ہٹلر ازم کو کچل کر دم لیں گے۔ ہٹلر نے ہمیں جو چیلنج دیا ہے ہم اسے منظور کرتے ہیں۔ ہم ہٹلر کے وجود کو انسانی آزادی کے منافی سمجھتے ہیں۔

جرمنی کی خبریں

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ وزارت اطلاعات نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمنی اب اوچھے ہتھیاروں پر اتر آیا ہے آبدوزوں کے کمانڈروں کو ۱۹۱۷ء کی طرح حکم دیا گیا ہے۔ کہ ہر جہاز کو انتباہ کے بغیر غرق کر دیا جائے۔

برلن۔ ۲۸ اکتوبر۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس وقت ۶۵ جرمن آبدوزیں مصروف عمل ہیں نیز یہ کہ جرمنی اب اتحادیوں کی بحری ناکہ بندی کرنے والا ہے۔ بحیرہ بالٹک بحیرہ شمالی اور بحیرہ اوقیانوس میں صرف ایک ہفتہ میں ۳۲ جہاز برطانیہ کے غرق کئے جا چکے ہیں۔ اور اس وقت تک کل غرق شدہ جہازوں کی تعداد ۱۰۵ ہے۔ اس کے بالمقابل جرمنی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا صرف تین آبدوزوں کا پتہ نہیں ملا جس سے شبہ ہے کہ وہ غرق کر دی گئی ہیں۔

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ جرمنی نے امریکہ کا جو مال کا جہاز گرفتار کیا تھا اسے چھوڑ دیا گیا ہے۔ تمام سامان اور مسافر محفوظ ہیں۔ اور کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا۔

پیرس کے ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کل یہ افواہیں بہت زوروں پر تھیں۔ کہ جرمن افواج سوئٹزرلینڈ کی سرحد پر بتعداد کثیر جمع ہو رہی ہیں۔ سوئٹزرلینڈ کے فوجی کمانڈر نے بھی اپنی افواج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے۔

جرمنی کا ایک ہوائی جہاز آج ویکیتھ کے مشرق میں گرا لیا گیا۔ اس کے چار ہوابازوں میں سے دو ہلاک اور ایک زخمی ہو گیا۔

روم ۲۸ اکتوبر۔ ایک جرمن آبدوز نے رومانیہ کا ایک جہاز فرانس کے ساحل کے نزدیک غرق کر دیا ہے۔

پیرس ۲۸ اکتوبر۔ کولون یونیورسٹی کے ایک پروفیسر کو جو فیڈرل تحریک کا لیڈر تھا۔ نازیوں نے جیل میں ہلاک کر دیا ہے۔ اس کا عقیدہ تھا کہ نازیت یورپ کے اتحاد میں سخت روک ہے۔

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ بلجیم کے اخبارات میں جرمنی کے خلاف پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ برلن وائرلیس نے اعلان کیا ہے۔ کہ اب حکومت جرمنی اس امر پر غور کرے گی۔ کہ بلجیم کا موجودہ رویہ غیر جانبدار قرار دیا جا سکتا ہے یا نہیں۔

پیرس ۲۸ اکتوبر۔ جرمنی کی فوجیں اور جہاز بھاری تعداد میں بحیرہ شمالی کے جرمن ساحل پر جمع ہو رہے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اب سار کے علاقہ میں اس کے تینتیس ڈویژن موجود ہیں۔

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ پولینڈ کے جس حصہ پر روسی قابض ہیں۔ وہاں حکم دیا گیا ہے۔ کہ سکولوں میں مذہبی تعلیم نہ دی جائے۔ تمام زمینوں پر حکومت نے قبضہ کر کے سب کو ۱۲-۱۲ ایکڑ دے دی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہر کسان کو ایک ایک گائے اور ایک ایک سؤر دیا گیا ہے۔ کارخانوں پر بھی حکومت نے قبضہ کر لیا ہے۔

پیرس ۲۸ اکتوبر۔ ایک غیر ملکی سیاح جو وارسا سے یہاں پہنچا ہے بیان کرتا ہے۔ کہ لوگوں کی حالت سخت نازک ہو رہی ہے۔ کھانے کو کچھ نہیں ملتا۔ لوگ مردے کتے کھا رہے ہیں۔ اور وہ بھی نہیں مل رہے۔ تمام عمارتیں اور بازار تباہ ہو چکے ہیں۔ لوگ سخت مصیبت میں ہیں۔ مگر پھر بھی کبھی کبھی جرمنوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ لیکن انہیں طاقت سے دبا دیا جاتا ہے۔

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ کینیڈا کے وزیر اعظم نے کل ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ جرمنی کے خلاف جو جنگ لڑی جا رہی ہے۔ وہ کوئی عام جنگ نہیں بلکہ مذہبی جنگ ہے۔ اور عیسائیت کے تحفظ کے لئے ہے۔ اس لئے اس میں شریک ہونا ثواب ہے۔ نازیوں کا تباہ کرنا بھی ثواب ہے۔

برلن ۲۸ اکتوبر۔ سابق قیصر نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ جرمنی شاعروں اور بہادروں کا ملک تھا مگر ہٹلر نے اسے علم و عقل سے بے بہرہ لوگوں کا ملک بنا دیا ہے۔ اب جنونی لوگ اس کی رہنمائی کر رہے ہیں۔ ہٹلر فوجیں تو بنا سکتا ہے مگر ایک قوم نہیں بنا سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی خبریں

دہلی ۲۸ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کی ہدایات کے مطابق وائسرائے ہند گاندھی جی کو ملاقات کی دعوت دے رہے ہیں۔ امید ہے مسٹر جناح بھی اس موقعہ پر موجود ہونگے۔ یعنی تینوں کی مشترکہ ملاقات ہوگی۔ کہا جاتا ہے کہ اگر دعوت دی گئی تو گاندھی جی اسے ضرور منظور کر لینگے۔ وہ آخر دم تک مصالحت کے لئے کوشاں رہیں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ ایوان عام لنڈن میں ہندوستانی معاملات پر جو بحث ہوئی ہے حکومت اس کے اثرات دیکھنا چاہتی ہے اس کے بعد وائسرائے ہند ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دیئے جانے کا وقت مقرر کردیں گے۔ لیکن جب تک ہندوستانی لیڈروں سے ملاقات نہ ہو یہ اعلان نہیں کیا جائے گا۔

مدراس ۲۸ اکتوبر۔ مدراس کی حکومت مستعفی ہوگئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنر نے استعفیٰ اس وقت تک منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے جب تک کہ کام چلانے کا خاطر خواہ انتظام نہ ہو جائے آپ نے اپوزیشن پارٹی کے لیڈر کو بلا کر وزارت مرتب کرنے کی دعوت دی۔ مگر اس نے کہا کہ میں سوچ کر جواب دے سکتا ہوں۔

دہلی ۲۸ اکتوبر۔ مسٹر جناح نے اعلان کیا ہے کہ جن صوبوں میں کانگرس پارٹی کی اکثریت ہے۔ ان میں مسلم لیگی وزارت قائم کرنے کی کوشش نہیں کی جائے گی۔ ہاں اگر گورنر نے تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لیئے تو مشیر بننے کے سوال پر غور کیا جائیگا

دہلی ۲۸ اکتوبر۔ مرکزی حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ برما کے سوا کسی جگہ سے بھی بحری یا بری رستہ سے برطانوی ہند میں خام چاندی نہ لائی جائے۔ صرف وہی لوگ لا سکیں گے۔ جو ریزرو بنک سے لائسنس حاصل کریں گے۔

چاٹگانگ کی بندرگاہ سے ہندوستان میں سکرین لانے کی بھی ممانعت کردی گئی ہے۔ چاندی کے زیورات یا برتنوں پر پابندی نہیں۔

پٹنہ ۲۸ اکتوبر۔ مہاراجہ صاحب دربھنگہ نے جنگ کے امدادی فنڈ میں ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔

امرتسر ۲۸ اکتوبر۔ ایک احراری کارکن نے جسے گذشتہ ماہ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کیا گیا تھا معافی مانگ کر رہائی حاصل کرلی ہے۔

کوہاٹ ۲۸ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے حکومت ہند وزیرستان میں خاصہ داری کے نظام سے مطمئن نہیں ہے۔ اس لئے بہت جلد اسے ختم کرنا چاہتی ہے۔ چنانچہ احمدزئی قبیلہ کے تمام خاصہ دار موقوف کئے جا چکے ہیں۔ بھٹنی قبائل کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے علاقہ میں تمام اغواشدہ اشخاص کو واپس کریں۔ ورنہ سخت کارروائی کی جائے گی۔

دہلی ۲۸ اکتوبر۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس سے قبل رائل ایر فورس کے لئے ہوابازوں کو ہندوستان سے باہر ٹریننگ دی جاتی تھی۔ مگر اب ہوابازوں اور میکنکوں کے لئے رسالپور اور انبالہ میں ٹریننگ کا انتظام کیا گیا ہے صرف انہی لوگوں کو لیا جائے گا۔ جو ہوابازی کے کلبوں کے ممبر ہیں۔ آئندہ ماہ سے ٹریننگ کا کام شروع کر دیا جائیگا بعض ریاستوں نے اس کے لئے عطیات دیئے ہیں۔

پشاور ۲۸ اکتوبر۔ متوقع حالات کے پیش نظر پراونشل کانگرس صوبہ سرحد نے ورکنگ کمیٹی کو تمام اختیارات دیدیئے ہیں۔ اور اس نے ایک وار کونسل مرتب کر دی ہے۔ جو خان عبدالغفار خان کی قیادت میں کام کریگی۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کو پشتو زبان میں چھاپ کر پمفلٹ تقسیم کیا جا رہا ہے۔

واردھا ۲۸ اکتوبر۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا آئندہ اجلاس ۲۰ نومبر کو یہاں منعقد ہوگا۔

بمبئی ۲۸ اکتوبر۔ آج وزیر اعظم نے اسمبلی میں جنگ کے متعلق ریزولیوشن پیش کیا۔ جو پُرجوش تالیوں کے درمیان منظور ہو گیا۔ کچھ ترامیم پیش ہوئیں۔ مگر سب گر گئیں۔ وزارت اس ماہ کے آخر میں مستعفی ہو جائے گی۔

متفرق خبریں

بمبئی ۲۸ اکتوبر۔ وزیر اعظم بنگال نے ایک تقریر میں کہا تھا۔ کہ اگر پنڈت نہرو میرے ساتھ چلیں۔ تو میں ایک درجن مقامات ایسے دکھا سکتا ہوں۔ جہاں کانگرسی حکومت نے مسلم اقلیت پر زیادتی کی ہے معلوم ہوا ہے۔ پنڈت جی نے اس چیلنج کو منظور کرلیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اگر یہ الزامات درست ثابت نہ ہونگے۔ تو انہیں وزارت سے مستعفی ہونا پڑے گا۔

کراچی ۲۸ اکتوبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سکھر نے حکم دیا ہے کہ مسلم رضاکار فوراً منزل گاہ کی عمارت کو خالی کردیں۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ تو گورنمنٹ قبضہ حاصل کرنے کے لئے طاقت کا استعمال کرے گی

واشنگٹن ۲۸ اکتوبر۔ آج امریکن سینٹ نے غیر جانبداری کا بل پاس کر دیا۔ تیس آراء اس کے خلاف اور ۶۳ حق میں تھیں۔ اب یہ بل ایوان نمائندگان میں پیش ہوگا۔ جہاں حکومت کو معمولی اکثریت حاصل ہے۔

برلن ۲۸ اکتوبر۔ جنرل فرینکو نے سپین کے جمہوری جرنیل کو جس نے میڈرڈ پر اس کا مقابلہ کیا تھا۔ تیرہ سال کی جلاوطنی کی سزا دیدی ہے۔ اس پر دس لاکھ جرمانہ کیا ہے اور تمام جائداد ضبط کرلی ہے

واشنگٹن ۲۸ اکتوبر۔ آج امریکن سینٹ نے ہتھیاروں کی برآمد پر پابندیوں کی تنسیخ کا فیصلہ کر دیا۔ اب جنگ کے فریقین امریکہ سے اسلحہ خرید کر سکیں گے۔

موگا ۲۸ اکتوبر آج ریلوے سٹیشن کے دوسرے سگنل کے قریب ڈیزل کار اور لاری کا خوفناک تصادم ہوگیا۔ لاری کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ چھ اشخاص فوراً ہلاک ہو گئے۔ اور چودہ مجروح ہو گئے۔ ڈیزل کار چالیس میل کی رفتار سے آ رہی تھی۔ کہ ٹکر ہوگئی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کراس پر کوئی پھاٹک وغیرہ نہیں ہے۔

پٹنہ ۲۸ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرسی وزارت مستعفی ہونے سے قبل تمام کسان قیدیوں کو جن کی تعداد تین صد کے قریب ہے رہا کردیگی۔ اور لیبر ورکروں کے خلاف احکام واپس لے لیگی

سٹاک ہالم ۲۸ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت فن لینڈ روسی تجاویز کا جواب تیار کر رہی ہے۔ یہ تجاویز ایسی ہونگی۔ کہ فن لینڈ کی حکومت ان سے ایک انچ ادھر ادھر نہ ہونگی۔

لدھیانہ ۲۸ اکتوبر۔ احرار لیڈر شیخ حسام الدین کے خلاف احاطہ جیل میں مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ اور ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت فرد جرم عائد کر دی گئی۔ آپ نے صفائی پیش کرنے سے انکار کر دیا۔ لاہور میں دو احراری ڈکٹیٹروں کو دو اور ایک سال کی سزائے قید کا حکم سنایا گیا۔

راولپنڈی ۲۸ اکتوبر۔ پنجاب گورنمنٹ نے راولپنڈی ڈویژن کی لوکل باڈیز کی آمد پر تین آنہ فی سینکڑہ کے حساب سے ٹیکس لگانے کی منظوری دیدی ہے۔ یہ رقم اس ڈویژن کے طلباء کے آنکھ۔ کان۔ ناک اور گلا کے امراض کے علاج پر صرف کی جائیگی۔

گوجرہ ۲۸ اکتوبر۔ آج یہاں گندم وڈہ ۲/۸/۶ عمدہ ۵۹۱ ۲/۱۰/۶ نخود ۲/۱۲/۳ توریہ ۱۱/۶ گڑ ۴/۴ سے ۶/۸ تک شکر ۸/۰/۰ سے ۸/... گھی ۱/۱۲/۴ کپاس دیسی ۵/۱۴/۰ لائلپور میں گھی ۲/۴/۰ ۲/۴ لال مرچ ۷/۴/۰ جڑانوالہ میں گھی ۳/۸/۰ ۴/۰ نخود ۳/۸/۰ اور بنولہ وڈہ ۲/۱۴/۰ ہے۔ امرتسر میں سونا ۴۲/۱۰/۰ چاندی ۵۹/۰/۰ اور پونڈ ۲۶/۹/۰

بمبئی ۲۸ اکتوبر۔ حکومت نے احکام صادر کئے ہیں۔ کہ آئندہ سرکاری کاغذات میں مسلمانوں کے لئے محمڈن کا لفظ استعمال نہ کیا جائے۔ بلکہ صرف مسلم لکھا جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت جوبلی فنڈ میں سو فیصدی چندہ ادا کرنے والوں کی فہرست

(۷)

خلافت جوبلی فنڈ میں جن احباب نے سو فیصدی چندہ ادا کر دیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

جن احباب نے ابھی تک چندہ جوبلی فنڈ ادا نہیں کیا۔ یا پورا ادا نہیں کیا۔ انہیں چاہیئے کہ بہت جلد اپنے ذمہ کا واجب الادا چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب ٹوپی معہ اہل و عیال	۱۰۰۰/۰
ڈاکٹر عمر سلیمان صاحب جماعت سوتھ افریقہ	۵۰۰/۰
ایچ۔ ایچ رحمان علی صاحب انسپکٹر گڑھی	۲۰۰/۰
ڈاکٹر احمد خان صاحب جودھپور	۱۲۰/۰
ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب زابل ایران	۱۰۱/۰
چوہدری مصاحب خان صاحب کیس پٹا اوڑیسہ	۱۰۰/۰
ڈاکٹر اعظم علی صاحب میڈیکل افیسر مگووال	۱۰۰/۰
مستری عطا محمد صاحب ہرنبس پورہ ضلع لدھیانہ	۱۰۰/۰
ڈاکٹر مطلوب خان صاحب پٹھانکوٹ	۱۰۰/۰
بابو محمد عالم صاحب کالو وال معہ اہل و عیال	۷۰/۰
بابو محمد حنیف صاحب پنشنر رتو چک	۶۰/۰
ڈاکٹر فتح الدین صاحب ٹوپی صوبہ سرحد	۵۰/۰
منشی حاجی محمد صاحب پٹواری نہر سرہند	۵۰/۰
سید تبارک حسین صاحب ٹکٹ کلکٹر بڑکاکانا	۳۲/۸/۰

(باقی) ناظر بیت المال قادیان

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ امسال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا امتحان ۲۶- نومبر ۱۹۳۹ء بروز اتوار ہوگا۔ جن اصحاب نے امتحان کے لئے نام پیش کئے تھے۔ وہ اخبار میں شائع ہو چکے ہیں۔ بعد میں جو نام آئے ہیں۔ وہ اب شائع کئے جاتے ہیں۔

۱- ماسٹر چراغ دین صاحب عارف والہ
۲- اہلیہ صاحبہ پیر اکبر علی صاحب ایم۔ ایل۔ اے فیروزپور
۳- امۃ اللہ صلاح الدین فیروز پور
۴- پیر صلاح الدین صاحب پلیڈر ”
۵- مرزا اظہر بیگ صاحب ”
۶- قریشی محمد عبد اللہ صاحب فاضلکا
۷- منشی محمد شریف صاحب ”
۸- چوہدری علی گوہر صاحب ”
۹- راجہ محمد جہانگیر صاحب ”
۱۰- چوہدری ظفر احمد صاحب ”

ناظر تعلیم و تربیت

بنگال پراونشل احمدیہ کانفرنس کی اہم قراردادیں

برہمن بڑیہ ۲۸- اکتوبر عبد المالک صاحب خادم حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کرتے ہیں۔

بنگال پراونشل احمدیہ کانفرنس کا ۲۳ واں سالانہ اجلاس ۲۷- ۲۸- اکتوبر کو منعقد ہوا۔ مسٹر ابو الحسین صاحب بی۔ اے آف میدنا پور صدر تھے۔ مختلف اضلاع سے نمائندگان آئے ہوئے تھے۔ کانفرنس نے فیصلہ کیا۔ کہ جوبلی کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جائے جس میں حضور کی ذات سے اظہار عقیدت اور وفاداری ہو اور اس امر کا یقین دلایا جائے۔ کہ ہم ہر اقدام میں جو حضور اسلام کی اشاعت اور احمدیت کی ترقی کیلئے اختیار کریں گے۔ حضور کے نقش قدم پر چلیں گے۔ نیز قرار پایا۔ کہ جماعت احمدیہ بنگال موجودہ جنگ میں اپنی وفاداری کا یقین ملک معظم کو گورنر بنگال کی معرفت دلاتی ہے۔ اور جنگ کو کامیابی سے ختم کرانے کے لئے اپنی ہر قسم کی خدمات پیش کرتی ہے۔ نیز تمام احمدیوں سے جو جنگ میں شامل ہونے کے اہل ہیں۔ اپیل کرتی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین کے منشاء مبارک کے ماتحت اپنی خدمات پیش کر کے وفاداری کا ثبوت دیں۔ اس میں نہ صرف ملک کا بلکہ اسلام کا بھی فائدہ ہے۔ قرار پایا۔ کہ اب وقت آگیا ہے۔ کہ بنگالیوں کو بھی فوج میں بھرتی کیا جائے۔ اور ان کو ہندوستان اور بیرون ہند [illegible] امن کی حفاظت کا موقع دیا جائے [illegible]

قضائے آسمان است این بہر صورت شود پیدا
لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کا زرین موقعہ

گجرات سے ڈاکٹر علم الدین صاحب تحریک جدید سال پنجم کا چندہ بھیجتے ہوئے لکھتے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجھے خواب میں فرمایا۔ میری خاص پاکٹ بک جو ہر وقت میرے پاس رہتی ہے۔ اس میں آپ کا چندہ چار سال کا لکھا ہوا ہے حضور نے اندر جا کر اور وہ پاکٹ بک لا کر خاکسار کو دکھائی۔ کہ اس میں آپ کا نام لکھا ہوا ہے۔ اور فرمایا کہ بعض لوگوں کے دلوں کی کیفیت کا علم مجھے دیا جاتا ہے۔ کہ کون صادق اور مخلص ہے۔ آپ تسلی رکھیں۔ آپ کا نام اور حساب میری خاص پاکٹ بک میں درج ہے۔ اسوقت میں حضور کی رضاء کو خدا کی رضاء کا عکس یقین کرتا ہوں۔ اور سال پنجم کی حقیر رقم پیش کرتے ہوئے شرم محسوس کرتا ہوں۔ اس پر حضور نے مجھے خواب میں تسلی دی۔ اور میں بھی لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہوگیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔

بمفت این اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است این بہر صورت شود پیدا

اس اصل کے ماتحت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ چاہتے ہیں۔ کہ مخلص اس اجر سے محروم نہ رہ جائیں۔ جو آسمان پر مقدر ہو چکا ہے بدقسمت ہے۔ وہ انسان جو احمدی ہو کر اس سے محروم رہے خصوصیت سے تحریک جدید صرف اس اجر نصرت کو جو آسمان پر مقرر ہو چکا ہے۔ عطا کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جاری کی ہے۔

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والے احباب نوٹ کر لیں۔ سال رواں کے گیارہ ماہ ختم ہو چکے ہیں۔ اور بارھواں مہینہ شروع ہوگیا ہے۔ پس مجاہدین تحریک جدید کو چاہیئے۔ کہ اپنے وعدہ کی رقم زیادہ سے زیادہ ۳۰- نومبر تک سو فیصدی پوری کریں۔ اور وہ احباب جن کے وعدے نومبر کے ہیں۔ فوری توجہ کریں۔ نیز جن کی کوئی قسط باقی ہے۔ نومبر میں ادا کر دیں۔ پھر جن کے وعدے کی میعاد نومبر کے بعد دسمبر یا جنوری میں ہے۔ وہ بھی اگر اس وقت ادا کر سکیں۔ تو ان کو جہاں زیادہ ثواب ہے۔ وہاں حضور کی دعا بھی حاصل ہوگی۔ مگر یہ بھی یاد رہے۔ کہ جو مخلصین اپنے وعدوں کو بجائے ۳۰- نومبر کے ۱۲- نومبر کے ۱۲ بجے دوپہر تک پورا کر دیں گے۔ ان کے نام ۲۹- رمضان المبارک کی فہرست میں دعا کے لئے حضرت کے حضور پیش کئے جائیں گے۔ پس ہر مجاہد تحریک جدید اپنے نفس سے یہ جہاد کرے۔ کہ وہ ۱۲- نومبر تک اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کر دے۔ تا اس کا نام بھی اس فہرست میں آجائے۔

مکرمی فیروز بخت خان صاحب کنری سندھ سے جو کہ پانچ سال متواتر بے کار رہے۔ اور بے کاری کی وجہ سے حصہ نہیں لے سکے۔ اور اب انہوں نے پانچویں سال میں حصہ لیا ہے۔ لکھتے ہیں۔

میں نے وعدہ کیا تھا۔ کہ ۳۰- نومبر تک پانچ سال کا چندہ ادا کر دوں گا۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ میں نے نصف چندہ ادا کر دیا۔ اب چونکہ خاص موقعہ حضور کی دعا حاصل کرنے کا ۲۹- رمضان المبارک کا ہے۔ اس لئے میں آپ کو بقیہ نصف رقم بجائے ۱۲- نومبر کے ۳۱- اکتوبر کو ارسال کر دوں گا۔ تا کہ میرا نام بھی اس فہرست میں آجائے۔ جو آپ کی طرف سے حضور کی خدمت بابرکت میں پیش ہونے والی ہے۔

پس وہ احباب بھی جن کا گذشتہ سالوں کا چندہ باقی ہے۔ یا جن کا صرف سال پنجم ہے۔ کوشش کریں۔ کہ ان کا چندہ تحریک جدید ۱۲- نومبر ۱۲ بجے تک مرکز میں داخل ہو جائے۔ تا کہ ان کے نام بھی اس دعا کی فہرست میں آجائیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

127

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ھ

حکومت سے دوستی اور تعاون کے متعلق احمدیت کی تعلیم اور اخبار "شہباز"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ چند افراد جو کئی سالوں سے متعدد ہندو مسلمان اخبارات کے دفاتر میں خاک چھاننے کے بعد اب چند دنوں سے "شہباز" نامی اخبار نکال رہے ہیں عجیب قسم کے واقعہ ہوئے ہیں۔ باوجود اس کے کہ ہر قدم پر وہ نیا رنگ بدلتے۔ اور نیا ڈھنگ اختیار کرتے ہیں۔ ان کا دعوٰے یہی ہوتا ہے۔ کہ وہ سب سے بڑے اصول پرست۔ مستقل مزاج اور اپنے ضمیر کی آواز پر عمل کرنے والے ہیں۔ اور خاص کر "شہباز" کے "مدیر مسئول" تو اپنے سوا کسی کو اصول پرست سمجھتے ہی نہیں۔ حالانکہ ان کا یہ ایسا ادعاء ہے۔ جس میں حقیقت کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔

جب یہ لوگ اخبار "احسان" میں تھے۔ تو انہوں نے قانون کے خلاف سخت ناپسندیدہ رویہ اختیار کرکے "احسان" کو کئی بار مبتلائے مصائب کیا۔ اور بے حد زیر بار کر دیا۔ اسے وہ گورنمنٹ کے ساتھ ٹکر لگانا قرار دے کر فخر سے پھولے نہ سماتے۔ اور اپنا بہت بڑا کارنامہ سمجھتے۔ اس کے ساتھ ہی ہمیشہ جماعت احمدیہ پر یہ طعن کرتے رہتے کہ یہ حکومت کی غلام ہے۔ اور قانون کی پابندی اور حکومت سے تعاون کی تعلیم دے کر بانیٔ سلسلۂ احمدیہ نے مسلمانوں کے گلے میں انگریز کی غلامی کا طوق ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ یہ اعتراض کئی رنگوں میں جماعت احمدیہ کے خلاف بڑے زور شور کے ساتھ دوہرایا جاتا۔ اور خاص کر اس زمانہ میں جب احرار کا فتنہ پورے زوروں پر تھا۔ اس کی خوب تشہیر کی جاتی رہی۔ اور

اس طرح عوام کو جماعت احمدیہ کے خلاف سخت اشتعال دلانے کی انتہائی کوشش کی گئی۔ جس کا نتیجہ کئی مقامات پر احمدیوں کے جانی اور مالی نقصانات کی صورت میں رونما ہوا۔ لیکن انہی لوگوں نے جب سے اپنا اخبار "شہباز" نکالا ہے۔ حکومت کے متعلق ان کا رنگ ڈھنگ ہی بدل گیا ہے۔ وہ ہر بات میں حکومت کی تائید و حمایت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اس سے پورا پورا تعاون کرنا ضروری قرار دیتے ہیں۔ اور موجودہ جنگ میں ہر رنگ کی امداد دینا "نیکی" بتا رہے ہیں۔ اور "شہباز" میں اس قسم کا پروپگنڈا بڑے زور شور کے ساتھ کر رہے ہیں۔ چنانچہ "شہباز" کی اس قسم کی تحریروں میں سے ذیل میں صرف ایک بطور نمونہ پیش کی جاتی ہے "کانگرسی مطالبہ کے جواب میں وائسرے کا اعلان" کے عنوان سے لکھا ہے:۔

"انگلستان کو ایک اچھے مقاصد کی جنگ میں مبتلا ہوتے دیکھ کر پنجاب نے حکومت برطانیہ کی طرف دوستانہ امداد و تعاون کا غیر مشروط ہاتھ بڑھایا۔ اور سارے ہندوستان کے لئے اس شجاعانہ طرز عمل کی نظیر قائم کر دی۔ کہ مصیبت کے وقت اجنبی حکمرانوں کے ساتھ اس حد تک نیکی کی جائے۔ کہ ان کی نگاہیں خودبخود نیچی ہو جائیں"۔ (۲۰ر اکتوبر)

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ "شہباز" کے عملہ کے نزدیک حکومت برطانیہ کی طرف دوستانہ امداد و تعاون کا غیر مشروط ہاتھ بڑھانا شجاعانہ طرز عمل ہے۔ اور جنگ کے دوران میں انگریزوں کی امداد کرنا "نیکی" ہے۔ یہ بات تو ٹھیک ہے

لیکن اس کا ان لوگوں کی طرف سے پیش ہونا جو جنگ عظیم میں انگریزوں کی فتح پر خوشی منانے کو جماعت احمدیہ کا بہت بڑا جرم قرار دے چکے ہوں۔ جو حکومت کے ساتھ جماعت احمدیہ کے تعاون پر ناک بھوں چڑھاتے رہے ہوں۔ اور جو حکومت کی اطاعت کے متعلق احمدیت کی تعلیم کو ملک اور مذہب سے غداری کہتے رہے ہوں۔ بے حد حیرت انگیز ہے اور سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے کہ "شہباز" کے "مدیر مسئول" اور ان کے رفقاء نے مصلحت وقت کے پیش نظر یہ ایسا پلٹا کھایا ہے۔ جس نے ان کی اصول پرستی کا تار و پود بکھیر کر رکھ دیا ہے:۔

پھر یہی نہیں۔ کہ اس وقت "عملہ شہباز" کے نزدیک حکومت برطانیہ کی طرف دوستانہ امداد و تعاون کا غیر مشروط ہاتھ بڑھانا "نیکی" ہے۔ بلکہ جو لوگ ایسا نہیں کر رہے۔ ان کو مطعون کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ چنانچہ اسی مضمون میں لکھا ہے۔ کہ:۔

"کانگرس اس موقعہ پر سوداگرانہ روش اختیار کرکے ہندوستان کے لئے کچھ حاصل کرنے سے بھی قاصر رہ گئی۔ اور اس نے اس احسان کی شان کا مزا بھی کھو دیا۔ جو اس جنگ میں برطانیہ کی غیر مشروط امداد کرکے اس کے سر پر دھرا جا سکتا ہے"۔ گویا کانگرس کے رویہ کے خلاف ناپسندیدگی کا کھلے الفاظ میں اظہار کیا گیا ہے:۔

اس بارے میں ہم دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر اس موقعہ پر حکومت برطانیہ کو دوستانہ امداد دینے والوں کے طرز عمل کو شجاعانہ قرار دینا۔ اور اسے "نیکی" کہکر اس پر عمل کرنے کی تحریک کرنا مصلحت کوشی اور ضمیر فروشی نہیں ہے بلکہ سچے دل سے کہا جا رہا ہے۔ تو پھر بتایا جائے۔ کہ جماعت احمدیہ حکومت سے دوستی اور تعاون کرنے کی جو تعلیم دیتی ہے اس پر کس مونہہ سے اعتراضات کئے جاتے تھے۔ اور کیوں جماعت احمدیہ کو اسی بنا پر ملک کی غدار اور حکومت کی غلام بتایا جاتا تھا۔ اگر "عملہ شہباز" میں دیانت اور شرافت کا جذبہ باقی ہے۔ تو اسے کھلے الفاظ میں اعلان کرنا چاہیئے کہ احمدیت میں حکومت کی وفاداری۔ اور تعاون کی جو تعلیم دی گئی ہے۔ اور جس کی جماعت احمدیہ پابند ہے۔ وہی درست اور صحیح تعلیم ہے۔ اس کے مقابلہ میں وہ لوگ جو حکومت کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے۔ اس سے تعاون نہیں کرتے۔ اور اس کو نقصان پہونچانے کے منصوبے سوچتے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ ملک اور قوم کے دشمن ہیں:۔

حیدرآباد دکن اور آریہ سماجی

آریہ جو کل تک ریاست حیدرآباد کے مقابلہ میں اپنی کامیابی کے راگ الاپ رہے تھے۔ اور جگہ بجگہ کہتے پھر رہے تھے۔ کہ انہوں نے اپنے آگے حیدرآباد کو جھکنے پر مجبور کر دیا۔ اور جو کچھ چاہتے تھے۔ حاصل کر لیا ہے۔ اب کچھ ڈھیلے پڑتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ مہاشہ کرشن اپنے اخبار "پرکاش" (۱۵ر اکتوبر) میں لکھتے ہیں۔ "مسٹر جناح حیدرآباد اس لئے گئے تھے۔ کہ اصلاحات جو ناکارہ تو ہیں ہی۔ انہیں اور بھی ناکارہ بنا دیا جائے"۔ لیکن اگر اصلاحات ناکارہ ہیں۔ تو انہوں نے فتح کے شادیانے کس بنا پر بجائے تھے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ آریوں کو حیدرآباد میں پرچار کے اس قدر حقوق دے دیئے گئے ہیں۔ جو کسی بھی ہندو ریاست میں مسلمانوں کو تبلیغ کے متعلق حاصل نہیں ہیں۔ اور اب وہ اس پر اکتفا نہ کرتے ہوئے چاہتے ہیں۔ کہ ریاست کی سیاسیات میں دخل دے کر وہاں کے ہندوؤں کے ذریعہ مسلمانوں کا قافیہ تنگ کریں۔ حکومت نظام کو اس پہلو پر خاص نظر رکھنی چاہیئے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق چند روایات

(۳)

نقصان کا معاوضہ لینے کی ممانعت

منشی محبوب عالم صاحب آف لاہور نے خاکسار سے بیان کیا۔ کہ ۱۹۰۵ء کا ذکر ہے حضور کو بار بار زلزلوں کے الہامات ہو رہے تھے۔ اور حضور اپنے باغ میں قیام پذیر تھے۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے سید مہدی حسین صاحب کو شیشے کا ایک مرتبان دے کر فرمایا۔ کہ بازار سے عرق لے آؤ۔ مرتبان کے اوپر ایک چٹ لگی ہوئی تھی جس پر لکھا تھا عطیہ از محبوب عالم۔ میر صاحب نے مجھے ساتھ لے لیا۔ جب ہم مرزا سلطان احمد صاحب رض کے باغ میں پہنچے۔ تو میر صاحب نے کہا یہ مرتبان پکڑ لو۔ میں نے جونہی مرتبان اپنے ہاتھ میں لیا وہ دو ٹکڑے ہو گیا۔ میں بڑا حیران ہوا۔ اور سوچنے لگا۔ کہ اب کیا ہوگا۔ میر صاحب نے کہا۔ اب ام المومنین کے حضور جواب دہی کے لئے چلنا پڑے گا۔ چنانچہ ہم حضرت ام المومنین رض کی خدمت میں حاضر ہوئے میر صاحب نے عرض کیا حضور محبوب عالم نے مرتبان توڑ ڈالا ہے۔ فرمایا۔ ان کو حضرت صاحب کے پاس لے جاؤ۔ اس کے بعد ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خیمہ کی طرف بڑھے۔ عصر کا وقت تھا حضور کرسی پر تشریف فرما تھے۔ ہم نے السلام علیکم کہا۔ فرمایا۔ اندر آجاؤ۔ میں ڈرتے ڈرتے اندر گیا۔ کہ معلوم نہیں اب کیا سرزنش ہو۔ جب حضور علیہ السلام کی خدمت میں میر صاحب نے بیان کیا۔ کہ محبوب عالم نے مرتبان توڑ دیا ہے۔ تو فرمایا۔ بہت اچھا ہوا۔ کہ مرتبان ٹوٹ گیا۔ اگر یہ برتن ٹوٹیں نہیں۔ تو ہمارے گھر میں اس کثرت سے جمع ہو جائیں۔ کہ ہمارے رہنے کے لئے جگہ نہ رہے۔ یہ سن کر میرا تمام رنج و فکر کافور ہو گیا۔ اور مجھے کچھ عرض کرنے کی دلیری ہوئی۔ تو میں نے عرض کیا۔ حضور میں کل پرسوں تک لاہور جانے والا ہوں۔ ایک مرتبان حضور کے واسطے بھیجوں گا۔ فرمایا یہ شرعاً منع ہے۔ تاوان لینا شریعت میں جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی تحفہ دے۔ تو ہم قبول کر لیتے ہیں۔ لیکن اس طرح معاوضہ میں لینا جائز نہیں ہے۔ پس حضور سے یہ مسئلہ اسوقت ہم نے سیکھا۔ اور اس کے بعد کبھی اپنے کسی نوکر سے اگر کسی چیز کا نقصان ہوا تو تاوان نہیں لیا۔

غنی النفس

قاضی عبد الغفور صاحب سکنہ جہانسی نے خاکسار سے بیان کیا۔ کہ حضور ایکدن مسجد مبارک کی سیڑھیوں پر سے اتر رہے تھے۔ کہ ایک شخص غالباً حکیم شاہ نواز صاحب سکنہ راولپنڈی نے حضور کی خدمت میں ایک تھیلی پیش کی۔ جس میں سترہ پونڈ تھے۔ حضور نے وہ تھیلی جیب میں ڈالی ہی تھی۔ کہ ایک سائل نے سوال کر دیا۔ حضور نے وہی تھیلی جیب سے نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھدی حکیم صاحب نے عرض کیا۔ حضور اس میں سترہ پونڈ تھے فرمایا۔ یہ اسی کے تھے۔

بچوں پر شفقت

ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب نے بیان کیا کہ ۱۹۰۴ء کا ذکر ہے کہ ایک روز عصر کی نماز کے بعد حضور حیدرآباد دکن کے چند معزز مہمانوں کے ساتھ مسجد مبارک میں گفتگو فرما رہے تھے۔ کہ صاحبزادہ مبارک احمد صاحب دوڑے دوڑے آئے اور حضور کے دونوں کندھوں کو پکڑ کر کہنے لگے۔ "ابا ابا ہم شہد لیں گے"۔ اس پر حضور نے مہمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا میں بچے کو شہد دیکر ابھی آتا ہوں چنانچہ حضور اندر تشریف لے گئے۔ اور شہد دینے کے بعد واپس تشریف لائے اور پھر باتوں میں مشغول ہو گئے۔

یہ روایت سنا کر ڈاکٹر صاحب نے فرمایا۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ حضور بچوں سے کس قدر شفقت سے پیش آتے تھے حضور اندر آواز دیکر کسی سے کہہ سکتے تھے۔ یا یہ بھی فرما سکتے تھے۔ کہ بیٹا ذرا ٹھہرو۔ میں مہمانوں کے ساتھ باتیں کر رہا ہوں۔ مگر حضور نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ فوراً اٹھ کر پہلے بچہ کو شہد دیا۔ اور پھر گفتگو کیلئے تشریف لائے۔

غیر مسلم کی تعظیم

مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں لالہ جگل کشور اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس معائنہ کیلئے تشریف لائے۔ انہوں نے خواہش ظاہر کی۔ کہ حضرت اقدس سے ان کی ملاقات کرائی جائے۔ میں انسپکٹر صاحب کو حضور کے پاس لے گیا۔ حضور مسجد مبارک میں تشریف فرما تھے انسپکٹر صاحب کے آنے پر کھڑے ہو گئے اور انکو بیٹھنے کیلئے کہا۔ اور چونکہ انکی نسبت مشہور تھا۔ کہ لڑکوں کو بہت فیل کرتے ہیں۔ فرمایا بعض انسپکٹر صاحبان بہت اچھے ہوتے ہیں۔ صرف ایسے ہی بچوں کو فیل کرتے ہیں جو بہت نکمے ہوں۔ اکثروں کو پاس کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد انسپکٹر صاحب مصافحہ کر کے چلے گئے۔ حضور نے انہیں کھڑے ہو کر رخصت کیا۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ لالہ جگل کشور اس کے بعد حضور کے ارشاد کے مطابق صرف نہایت کمزور بچوں کو ہی فیل کیا کرتے تھے۔

وقار قائم رکھنا چاہئے

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے بیان کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں حضرت مولوی نور الدین صاحب رض نے شیخ رحمت اللہ صاحب لاہوری کے ایک لڑکے کا نکاح پڑھا۔ اور حضور نے مجمع سمیت دعا فرمائی۔ دعا کے بعد کسی دوست نے بہت سے چھوہارے مجمع پر پھینکے۔ اور اس موقع پر ایک دو آدمیوں کی پگڑیاں بھی گر گئیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب دیکھا۔ تو فرمایا کہ ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

توکل کا مقام

سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے بیان کیا۔ کہ مجھے بوجہ کمسن ہونے کے نیز اسلئے بھی کہ حضرت اقدس میرے والد حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب کو اپنے گھر میں بحیثیت مہمان ٹھہرایا کرتے تھے۔ اور ہم گھر میں ایسے ہی رہتے تھے۔ جیسے ایک کنبہ کے افراد۔ ہم بے تکلف سے اندر باہر آیا جایا کرتے تھے۔ اور گھر میں ہی سویا کرتے تھے مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ جونہی علاقہ میں یا شہر میں طاعون پھوٹتی۔ حضور نہ صرف اپنے گھر کی صفائی کا حکم دیتے۔ بلکہ بورڈنگ ہاؤس کی صفائی کے متعلق بھی اہتمام فرماتے۔ اور ایسا ہی تمام احباب کو حکم دیتے۔ کہ اپنے گھروں کو گندھک آگ فینائل اور گوگل وغیرہ اشیاء سے جراثیم ہلاک کرنے کا انتظام کیا جائے۔ حضور فرمایا کرتے تھے۔ کہ اسباب سے کام لینا بھی اللہ تعالےٰ کی نعمت کا شکر ادا کرنا ہے۔ اور اس کے حکم کی تعمیل کے مترادف ہے۔ اور ترک اسباب کرنا شریعت الٰہیہ کے منشاء کے خلاف ہے۔ توکل کا مقام اس کے بعد ہے۔ یعنی یہ کہ اسباب کو اختیار کر کے انہی پر بھروسہ نہ کیا جائے بلکہ سچی معرفت یہ ہے۔ کہ اسباب کے پیچھے خدا تعالیٰ کے ہاتھ کو دیکھا جائے

ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب نے بیان کیا۔ کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب منارۃ المسیح کی بنیاد رکھی۔ تو ہندوؤں نے بہت شور مچایا اور افسران بالا کے پاس شکایتیں کیں۔ ایک افسر تفتیش کیلئے آیا۔ حضرت اقدس نے افسر مذکور کے سامنے مقامی ہندوؤں کے ایک کثیر مجمع کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کیا کوئی آپ میں سے ہے جس کو مجھ سے کوئی تکلیف پہنچی ہو۔ مگر کسی نے کچھ جواب نہ دیا اس پر اس افسر نے منارہ بنانے کی اجازت دیدی

سیر میں حضور کا معمول

میاں عبد العزیز صاحب المعروف مغل سکنہ لاہور نے بیان کیا۔ کہ حضور علیہ السلام صبح کی نماز کے بعد مسجد میں بیٹھ کر احباب کو اپنے الہامات اور رؤیا سنایا کرتے تھے۔ اور پھر دوستوں میں سے اگر کوئی رؤیا دیکھتا۔ تو اسے بھی سنانے کیلئے فرماتے۔ پھر حضور گھر تشریف لے جاتے تھے اور آٹھ بجے کے قریب سیر کیلئے باہر نکلتے۔ پہلے چوک میں مہمانوں کا انتظار کرتے پھر حضرت مولوی نور الدین صاحب رض کو اطلاع بھجواتے مولوی صاحب جو بھی کام کر رہے ہوتے۔ اسے وہیں چھوڑ کر فوراً حاضر ہو جاتے۔ یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ شاید حضور کے حکم کا انتظار ہی کر رہے تھے۔ سیر قریباً تین میل ہوا کرتی تھی۔ ہم لوگ جب تھک جاتے تو سوچتے۔ کہ اب واپسی کی کیا تدبیر کریں۔ عرض کرنے کی تو جرأت نہیں ہوتی تھی۔ اس لئے ہم چند نوجوان ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر حضور کے آگے چل پڑتے اور پھر تھوڑی دور چل کر قادیان کیطرف رخ کر لیتے حضور بھی پیچھے ہو لیتے پھر ہم پیچھے ہو جاتے راستہ میں احباب کی کثرت کیوجہ سے اس قدر گرد اڑتی۔ کہ سر اور منہ مٹی سے بھر جاتے حضور اکثر پگڑی کے شملہ کو بائیں جانب سے منہ کے آگے رکھ لیتے۔ حضور کے دائیں ہاتھ میں چھڑی ہوتی تھی۔ جو بعض اوقات لوگوں کی ٹھوکر سے گر بھی جاتی۔ مگر حضور پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتے تھے۔ بلکہ جب کوئی چھڑی پکڑا دیتا۔ تو پکڑ لیتے۔ بعض اوقات حضور کے پاؤں کو بھی ٹھوکر لگ جاتی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

128

اگر دورانِ سیر میں کسی وقت پیشاب کی حاجت پیش آتی - تو حضور احباب سے دُور نکل جاتے - وٹوانی حضور بیٹھ کر ہی کیا کرتے تھے - ہم نے کبھی حضور کو کھڑے ہوکر وٹوانی کرتے نہیں دیکھا ۔

خدام کی دل جوئی کی ایک مثال

حضور اپنے خدام کی بڑی دلجوئی فرمایا کرتے تھے - مغل صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ ہم قادیان گئے - اور کچھ کیلے لے گئے - راستہ میں چند کیلے نرم ہو گئے - جب حضور کے پاس پہونچے اور کیلے حضور کی خدمت میں پیش کئے - تو حضور نے سب سے نرم کیلا اٹھا کر کھانا شروع کیا - اور فرمایا - دیکھو - مجھ جیسے بوڑھے کے لئے یہ کیسی اچھی چیز ہے ۔

مقامی ہندوؤں سے حسنِ سلوک

بابو غلام محمد صاحب ثانی سکنہ لاہور نے بیان کیا - کہ ایکدفعہ قادیان کے ہندو و آریہ سلسلہ کے منتظمین سے شامیانے عاریۃً لینے آئے - منتظمین کے انکار کرنے پر وُہ حضرت اقدس کے حضور حاضر ہوئے اور عرض کیا - کہ حضور برات آنے والی ہے - آپ کے منتظمین شامیانے نہیں دیتے حضور نے اسی وقت ایک دوست کو بلا کر فرمایا - کہ منتظمین سے کہو - کہ شامیانے خود جا کر لگوا دو - اور پھر لے بھی خود ہی آنا فرمایا - ان بیچاروں کو کیا علم ہے - کہ شامیانہ کس طرح لگایا جاتا ہے ۔

غربا سے ہمدردی

بابو غلام محمد صاحب ثانی نے بیان کیا - کہ ایک دفعہ ایک دیہاتی عورت جس کے ہاتھ گوبر سے بھرے ہُوئے تھے حضور کے پاس آئی - اور عرض کیا - مرزا جی - میری کاکی (لڑکی) کو بخار ہے - اور بالکل بے ہوش پڑی ہے - فرمایا - کوئی برتن بھی لائی ہو اس نے ایک مٹی کا پیالہ پیش کیا - حضور نے اُسے رُوح کیوڑہ سے بھر دیا - اور کوئی پانچ رتی کے قریب کستوری بھی دی - اور فرمایا - کہ دو دفعہ آدھا آدھا پیالہ اور یہ دوائی کھلا دو - نیز فرمایا - مجھے پھر اطلاع دینا ۔

خادم سے حسنِ سلوک

ملک غلام حسین صاحب رہتاسی نے جو کئی سال تک حضور کے خادم رہے - بیان کیا - کہ میرے گھر کی تمام ضروریات حضرت اقدس کے گھر سے پوری ہوتی تھیں - مگر پھر بھی حضور باقاعدہ تنخواہ دیا کرتے تھے - تنخواہ کے علاوہ جب گرمی کا موسم آتا - تو ڈیڑھ روپیہ ماہوار زائد دیا کرتے - اور فرماتے - میاں غلام حسین! آپ آگ پر کام کرتے ہیں - اس ڈیڑھ روپیہ کی بکری کے دودھ کی لسی بنا کر پی لیا کرو - بعض اوقات اندر سے پراٹھا پکنے آتا - تو میں بھی پراٹھا کھانے کے لئے عرض کر دیتا - حضرت ام المومنین پاؤ بھر گھی بھیجدیتے ۔

پابندیٔ شریعت

ملک غلام حسین صاحب نے ایک اور روایت سُنائی - کہ جب حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پیدا ہُوئے - تو دس پندرہ دن کے بعد دُودھ پلانے کے لئے دایہ کی ضرورت پیش آئی - میرا بڑا لڑکا احمد حسین بھی انہی ایام میں پیدا ہوا تھا - کسی نے ذکر کیا - کہ میاں غلام حسین کی بیوی کیوں نہ دودھ پلائے حضور کی خادمہ ہے - فرمایا - نہیں - یہ جائز نہیں ہے - پھر مجھے بلایا - اور فرمایا - میاں غلام حسین! ہم ایک دایہ کا انتظام کرنا چاہتے ہیں - کیا آپ اپنی بیوی کو اجازت دیتے ہیں کہ جب تک کوئی دایہ نہ آئے - وُہ میاں کو دودھ پلایا کرے - میں نے عرض کیا حضور اجازت کی کیا ضرورت ہے - وُہ آپ کی خادمہ ہے فرمایا - شریعت میں جائز نہیں ہے - کہ خاوند کی اجازت کے بغیر کسی عورت کو دودھ پلانے کے لئے کہا جائے - خیر ایک مہینہ تک میری بیوی نے دودھ پلایا - پھر مالیر کوٹلہ یا کسی اور جگہ سے دایہ آگئی - اس اثنا میں میری بیوی کو آدھ سیر روزانہ دودھ ملتا رہا ۔

جانوروں پر شفقت

میاں غلام حسین صاحب نے بیان کیا - کہ ایک دفعہ بقر عید کے موقعہ پر ۱۲ سیر گوشت بچ گیا - حضرت ام المومنین نے عورتوں سے کہا - کہ یہ گوشت اُوپر رکھدو - تا خراب نہ ہو جائے - اتفاق سے کہیں سے دو کُتے اندر آ گئے - اور سارا گوشت خراب کر گئے - جب شام ہوئی - تو بچوں نے وُہ کُتے دیکھے - اور یہ بھی معلوم ہوا - کہ ان کتوں نے سارا گوشت خراب کر دیا ہے **

** اس پر بچوں نے دروازے بند کر کے کتوں کو مارنا شروع کر دیا - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو آواز سُنی - تو فرمایا - یہ کیسا شور ہے؟ اور ننگے سر باہر تشریف لے آئے - حضرت ام المومنین نے تمام واقعہ سنایا - فرمایا - ان کو چھوڑ دو - ان کا بھی رازق رب العالمین ہے - چنانچہ دروازے کھول کر ان کو نکال دیا گیا ۔

مولوی محمد علی صاحب سے دلچسپ خط و کتابت

مولوی صاحب کو قادیان آنے کی دعوت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

پشاور - ۱۱ ستمبر ۱۹۳۹ء۔

مکرمی بندہ جناب مولانا صاحب!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

کئی دنوں سے میرے دل میں بار بار یہ خیال پیدا ہو رہا تھا - کہ میں آپ کو خط لکھوں - چند ہفتے گزرے ہیں - کہ میں نے اپنا ایک رؤیا اخبار "الفضل" میں شائع کیا تھا - نہ معلوم آپ کی نظر سے گزرا یا نہ - یہ رؤیا ۱۹۳۶ء کا ہے - اور ہمارے ڈلہوزی آنے سے کچھ عرصہ پہلے کا ہے - کیا یہ درست نہیں ہے - کہ اللہ تعالےٰ کا فعل یہی بتا رہا ہے - کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خداوند تعالےٰ کے برگزیدہ انسان ہیں اور وُہی پسر موعود ہیں - جس کا ہمارے ساتھ وعدہ ہُوا تھا - اب تو وُہ خود بھی بار بار کہہ چکے ہیں - کہ میں وہی پسر موعود ہوں - کیا ان کا یہ دعوےٰ کافی نہیں - وُہ کہتے ہیں - کہ میں ملہم ہوں - اور صاحب کشف ہوں - اور بے شمار صالح رؤیات مجھے دکھائے جاتے ہیں - کیا باوجود ان سب واقعات کے ہم یہ باور کریں - کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا فرزند ارجمند نعوذ باللہ افترا سے کام لے رہا ہے پھر صرف یہی نہیں - بلکہ ہم دیکھتے ہیں - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک اولاد - آپ کے اصحاب - اور خداوند ذوالجلال کا ظاہری فعل سب حضور خلیفۃ المسیح صاحب کی تصدیق کرتے ہیں اور یہ سب واقعات آپ کو دوبارہ قادیان آنے کی دعوت دے رہے ہیں - کیونکہ آپ بھی صالح تھے - اور نیک ارادہ رکھتے تھے - اور اب وقت آگیا ہے - اور سب نشانات حضرت خلیفۃ المسیح صاحب کی صداقت کے بارے میں پورے ہو گئے ہیں - اس لئے آپ یہ دعوۃ قبول کریں - اور دوبارہ اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے لئے قادیان جائیں۔

پس میں عاجزانہ طور پر آپ سے التماس کرتا ہُوں - کہ آپ حضور خلیفۃ المسیح صاحب کی خدمت میں حاضر ہو جائیں - اُن کی رُوح آپ کی ملاقات کے لئے تڑپتی ہے - اور وُہ واقعی اس پر افسوس کرتے ہیں - کہ آپ جیسا انسان اب تک ان سے علیحدہ رہا ہے - کیا آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اپنے عمل سے پوری نہیں کریں گے - اور واپس قادیان اس پاک تحریک کی خدمت کے لئے نہیں جائیں گے - جس کے آپ اس قدر شیدا رہے ہیں ۔

چونکہ مجھے آپ سے محبت ہے اور میرا ایمان ہے - کہ جو کچھ ابتداء میں آپ سے واقعہ ہُوا ہے - آپ نے نیک نیتی سے کیا ہے - اس لئے میں نے یہ دلیری کی ہے - کہ آپ کو یہ خط لکھوں ۔

آپ نے سُنا ہو گا - کہ حضور خلیفۃ المسیح صاحب نے پچھلے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر فرمایا تھا - کہ چونکہ مجھے دکھلایا گیا ہے - کہ مولوی محمد علی صاحب - یا ان کی اولاد ہمارے ساتھ ملے گی - اس لئے یہ نامناسب ہے کہ میں ان کی ذات کے متعلق کچھ کہوں - وُہ جو کچھ چاہیں - ہمارے متعلق کہتے رہیں - میں خود ایک کمزور احمدی ہُوں - اور اپنی بعض کمزوریاں محسوس کرتا ہُوں ۔

لیکن اگر آپ کو یاد ہو۔ تو میں نے ۱۹۱۷ء میں جب کہ میں ڈیرہ غازی خان میں بندوبست کا کام سیکھ رہا تھا۔ آپ کو اپنا ایک رویا تحریر کیا تھا۔ کہ آپ واپس قادیان جائیں گے۔ اور آپ کی عزت ہوگی۔ واللہ اعلم۔

پس ان سب واقعات نے میرے دل میں آپ کے ساتھ ایک ہمدردی کی جنبش پیدا کی اور میں مجبور ہوا۔ کہ آپ کو یہ خط لکھوں اگر آپ اس خط کو برا مانیں تو پھر مجھے معاف کریں۔ کیونکہ میری محبت نے جو آپ کے ساتھ اب بھی ہے۔ مجھے مجبور کرکے یہ خط مجھ سے لکھوایا۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ کیا آپ جواب کی عزت مجھے بخشیں گے۔ میں انتظار میں رہوں گا۔

آپکا ایک صادق دوست محمد دلاور خان
اسسٹنٹ کمشنر پشاور

ترجمہ قرآن کیوں شائع نہیں کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخویم مکرم معظم خان صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘

آپ کا خط پہنچا۔ میں اسے برا کیوں مناؤں۔ البتہ یہ چاہتا ہوں کہ جس طرح آپ مجھے بعض باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ آپ بھی ایک دفعہ پھر اسی طرح ان باتوں کی طرف توجہ فرمائیں جسطرح پہلے کبھی توجہ فرمائی تھی۔ تو آپ پر حق کا انکشاف ہوگیا تھا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میں ”الفضل“ کو پڑھتا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ آپ بھی پیغام صلح کو پڑھتے ہیں۔ یا نہیں۔ یہ بھی یقین دلاتا ہوں۔ کہ جناب میاں صاحب کے کارناموں کی میں تحقیر کرنا نہیں چاہتا۔ مگر مجھے ان کارناموں میں وہ بات نظر نہیں آتی جس کی تڑپ حضرت مسیح موعود کے دل میں تھی۔ ہماری ایک بڑی جماعت بن گئی۔ حکومت میں اس کی عزت بھی ہوگئی۔ مگر جس رستے سے حضرت مسیح موعود ہمیں باعزت بنانا چاہتے تھے۔ وہ قرآن کریم کی خدمت کا رستہ تھا۔ یہی تڑپ آپ کے دل میں تھی۔ کہ قرآن کریم کا ترجمہ کرکے دنیا کی قوموں کو پہنچائیں۔ مگر وہ تڑپ مجھے قادیان کے رہنماؤں میں نظر نہیں آتی۔ جس قوم کے ہاتھ میں بیس پچیس لاکھ روپیہ سالانہ آئے اور یہ کم سے کم رقم ہے جو میں سمجھتا ہوں۔ قادیان کے رہنماؤں کے ہاتھ میں آتی ہے (شاید اس سے بھی زیادہ ہو۔ کیونکہ ہماری چھوٹی سی جماعت کی نسبت سے تو یہ رقم واقعی بہت زیادہ ہونی چاہئے) وہ پچیس سال میں ایک انگریزی ترجمہ کرکے اس کی پچاس لاکھ نہ سہی پچاس ہزار ہی کاپی دنیا میں پہنچا دیتی۔ تو افسوس نہ ہوتا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میاں صاحب الہام اور کشف کے مدعی ہیں۔ ہوں مگر خدمت قرآن کی توفیق کیوں نہیں ملتی۔ مقدمات پر ہزاروں روپے سالانہ تباہ ہوتے ہیں۔ مگر قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کا اعلان ۱۹۱۴ء میں بڑے زور شور سے ہوتا ہے۔ پچیس سال گذر گئے کروڑوں روپیہ میاں صاحب کے ہاتھ میں آیا اور نکلا۔ لیکن وہ ترجمہ نہ ہوسکا۔ یا نہ چھپ سکا۔ یہ وہ تڑپ تھی جو حضرت مسیح موعود کے دل میں تھی۔

میرے مکرم بھائی۔ آپ کی نظر ظاہر پر ہے۔ حضرت مسیح موعود کی تڑپ کو آپ بھی بھول گئے یہ بھی بھول گئے تھے کہ وہ کون سا ورثہ تھا۔ جس پر ہمیں فخر کرنا چاہیے تھا۔ کبھی آپ کے دل کو یہ بات کھا گئی تھی۔ کہ میاں صاحب نے مجھے (محمد علی کو) اس بنا پر کافر قرار دیا تھا۔ کہ جنہیں میں مسلمان کہتا ہوں وہ ان کو کافر کہتے ہیں۔ کاش آج آپ کے دل پر اسی بات کا اثر ہو جائے۔ کہ قادیان میں سب کچھ سہی۔ دعوی الہام وکشف بھی سہی۔ مال و دولت بھی سہی۔ نظام اور رعب بھی سہی مگر حضرت مسیح موعود کے علم کا ورثہ نہیں۔ قرآن کریم کو دنیا میں پہنچانے کی وہ تڑپ نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود کے دل میں تھی۔ آپ نے فرمایا ہے۔ کہ میری قادیان میں جاکر عزت ہوگی۔ مگر مجھے اس عزت کی ضرورت نہیں۔ اگر میری ذلت سے خدا کا نام دنیا میں بلند ہو۔ اور اس کا آخری پیغام دنیا میں پہنچے۔ تو میں ہزار عزتوں کو اس ذلت پر قربان کرنے کو تیار ہوں۔

والسلام محمد علی

۲۹-۹-۳۹

ترجمہ قرآن کی نسبت اشاعت اسلام کا کام زیادہ اہم ہے

پشاور
۱-۱۰-۳۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم بندہ جناب مولانا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘

شکر ہے۔ کہ آپ کی طرف سے میرے خط کا جواب پہنچا۔ میرے مکرم مولانا صاحب میں آپ کے خط سے ضرور تعجب میں پڑ گیا ہوں آپ نے فرمایا ہے۔ کہ انگریزی ترجمہ قرآن شریف کا اب تک کیوں نہیں چھپا۔ حالانکہ سالانہ بیس پچیس لاکھ روپیہ یا اس سے زیادہ روپیہ آجاتا ہے۔ آپ کو کسی نے غلط اطلاع دی ہے۔ کہ اس قدر کثیر رقم سالانہ قادیان میں جمع ہوتی ہے۔ بیس پچیس لاکھ روپیہ کی رقم سخت مبالغہ آمیز ہے۔ جب کہ اس قدر رقم آئے گی۔ تو انشاء اللہ ہماری جماعت موجودہ تعداد سے بہت بڑھ گئی ہوگی۔ میرے خیال میں بمشکل ہمارے چندے کی رقم پانچ چھ لاکھ ہوگی۔ باقی رہا ترجمہ قرآن شریف کا۔ وہ بھی عنقریب طبع ہو جائے گا۔ مولانا شیر علی صاحب نے نصف سے زیادہ تفسیر لکھ دی ہے۔ اور اگر خداوند نے چاہا تو بہت جلد تفسیر چھپ جائے گی۔ لیکن انگریزی میں قرآن کا ترجمہ شائع کرنا اس قدر اہم کام نہیں ہے۔ انگریزوں اور دوسرے غیر احمدیوں نے اس قسم کے انگریزی ترجمے شائع کئے ہیں۔ اور پھر ان سے بڑھ کر آپ کا شائع شدہ ترجمہ ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ میرے نزدیک قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ شائع کرنا اس قدر ضروری نہیں ہے۔ جس قدر اشاعت اسلام اور احمدیت ہے۔ آپ کو اچھی طرح معلوم ہوگا۔ کہ آج قادیان کی طرف سے قریباً بیس مبلغ یورپ امریکہ۔ افریقہ۔ جاوا۔ ماریشس۔ سماٹرا۔ سیلون۔ برما۔ چین و جاپان میں اشاعت اسلام کر رہے ہیں۔ اور ان کی طفیل ہزاروں انسان اسلام اور احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ یہ کام میرے نزد قرآن شریف کا انگریزی میں ترجمہ کرنے سے زیادہ اہم ہے اور آپ کو اس کی قدر کرنی چاہئے۔ میں پھر دوبارہ عرض کرتا ہوں۔ کہ جس طرح آپ کو معلوم ہے۔ خداوند کا برگزیدہ انسان جس کو خدا زمین میں بنی نوع کی اصلاح کے لئے مقرر کرتا ہے۔ اس کو انسان اپنے علم کے زور سے شناخت نہیں کرسکتا۔ بلکہ خداوند کے فضل سے اس کی قبولیت کے لئے اس کے دل کی کھڑکی کھول جاتی ہے۔ انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشآء۔ میرے پیارے مولانا صاحب اگر آپ دردِ دل سے اور انکسار سے اس معاملہ میں غفور اور رحیم رب سے دعا مانگیں گے۔ تو ضرور وہ آپ پر صداقت ظاہر کردے گا۔ کیونکہ آپ بھی صالح تھے۔ اور جو کچھ آپ نے کیا۔ وہ نیک ارادہ سے تھا۔ بھلا یہ کیا بات ہے۔ کہ حضرت اقدس کو آپ ہی کشف میں دکھلائے گئے۔ اور آپ ہی کو انہوں نے پکارا۔ اور اس بات کو ناپسند کیا۔ کہ آپ جیسا آدمی جو صالح تھا۔ اور نیک ارادہ رکھتا تھا۔ اب تک قادیان سے اس کی پاک اولاد سے اور اولوالعزم بیٹے سے دور لاہور میں بیٹھا ہو۔ اور یہ کونسا بیٹا ہے۔ وہی جس کے بارے میں کہا گیا ہے کان اللہ نزل من السمآء حضور نے نہ خواجہ کمال الدین صاحب کو اور نہ یعقوب بیگ صاحب یا محمد حسین صاحب کو اس کشف میں دیکھا۔ بلکہ آپ کو دیکھا۔ کیونکہ قادیان کو چھوڑنے اور تفرقہ کی بنیاد کی ذمہ داری آپ پر تھی۔ میرے عزیز مولانا صاحب خداوند آپ پر اور مجھ پر اپنا فضل کرے۔ یہ میرے دل کی آرزو ہے اور اس طرح ہر اس انسان کی ہے جس کے تعلقات حضرت خلیفۃ المسیح سے ہیں کہ آپ واپس قادیان آجائیں۔ کیونکہ آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ دستخط خان بہادر

محمد دلاور خان

غیر احمدی کو تحفہ

اگر آپ دینا چاہیں تو ایک کتاب قول سدید منگوا لیجئے۔ تبلیغ کے واسطے اس سے زیادہ دلچسپ کتاب آپ کی نظر سے ہرگز نہ گذری ہوگی قیمت تین روپے کے بجائے ایک روپیہ عہ۱ر تھوڑی سی باقی ہیں۔ اس لئے آج ہی مینیجر اینگلو کالج الگین روڈ دہلی سے منگوائیے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی عبد المجید صاحب مرحوم کے مختصر حالات زندگی

یکم اگست ۱۹۱۹ء کو میرے والد محترم مولوی عبد المجید صاحب بی۔ اے نے قریباً ۵۷ سال کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ چونکہ اب تک آپ کے حالات کسی اخبار میں شائع نہیں ہوئے۔ اس لئے میں مرحوم کے مختصر حالات زندگی درج ذیل کرتا ہوں۔

مرحوم نے ۱۸۹۱ء میں مونگیر ضلع سکول سے انٹرنس پاس کیا۔ اور امتحان میں اول رہنے کے باعث چاندی کا تمغہ حاصل کیا۔ بھاگلپور کالج سے آنرز کے ساتھ بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی اور سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ پھر وکالت کا امتحان دیا۔ لیکن قدرت کو اس پیشہ میں انہیں رکھنا منظور نہ تھا۔ اس لئے کامیاب نہ ہو سکے۔

مرحوم نے کچھ عرصہ سوبول ضلع بھاگلپور کے ہائی سکول میں ملازمت کی۔ اور اپنے اخلاق حسنہ اور سنجیدگی طبیعت کی بنا پر وہاں کے تعلیم یافتہ طبقہ میں ہر دلعزیز ہو گئے۔ انہی دنوں مرحوم سلسلہ احمدیہ کے اخبارات اور تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ میں مشغول ہو گئے۔ حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید کے سنگسار ہونے کی جب انہیں خبر ملی تو پھوٹ پھوٹ کر روئے۔ اور کئی روز تک کھانا نہ کھا سکے۔

اسی تحقیق و تفتیش کے دوران میں والد مرحوم نے ایک رسالہ بنام "انہ حمید مجید" "ایک حق طلب کی فریاد" لکھا۔ مرحوم نے اس رسالہ میں جو دلائل احمدیت کی تائید میں تحریر کئے تھے۔ ان کو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے دیکھ کر فرمایا۔ "ایک غیر احمدی گریجویٹ کی کتاب دیکھی۔ اور میں نے اس کے حق میں بہت دعائیں کیں"۔ (یہ تحریر اس وقت کے الحکم کے پرچے میں شائع ہو چکی ہے) غالباً اسی دعا کا اثر تھا۔ کہ مرحوم نے اس کے بعد بیعت کر لی۔ اور قادیان جا کر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ سے شرف نیاز حاصل کیا۔ بیعت کے بعد آپ نے ایک دوسرا رسالہ لکھا۔ جس کا نام "اظہار حق" ہے۔ پہلا رسالہ اس قدر مقبول ہوا۔ کہ پنجاب کے کونے کونے سے مانگیں آتی تھیں۔ مرحوم کی تبلیغ خاموش لیکن مؤثر تھی۔ چنانچہ ہمارے گاؤں کے لوگ بھی احمدیت کے متعلق حسن ظنی رکھنے لگے۔ اور بعض نے بیعت کر لی۔

سوبول اسکول کی ملازمت کے بعد والد مرحوم اسکول سب انسپکٹر کے عہدہ پر ضلع پورنیہ میں کئی سال رہے۔ وہاں کی آب و ہوا نے آپ کی صحت پر بہت برا اثر ڈالا۔ اس کے بعد مرحوم سکریٹریٹ میں مترجم کے عہدہ پر مامور ہوئے۔ پھر پٹنہ تبدیل ہو کر آئے۔ بعدہٗ پٹنہ ہائی کورٹ میں لے لئے گئے۔

مرحوم نہایت بااخلاق اور خوش طبع تھے۔ لیکن دینی غیرت کمال کو پہونچی ہوئی تھی۔ جس کے ثبوت میں ایک واقعہ کا بیان کر دینا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ اس واقعہ کا مولوی علی احمد صاحب (سابق پروفیسر ٹی۔ این جوبلی کالج بھاگلپور) اکثر ذکر کیا کرتے۔ اور والد مرحوم کو یاد کر کے بہت مغموم ہو جاتے ہیں۔

وہ واقعہ یہ ہے۔ کہ موضع چینیا ضلع مونگیر میں ایک دفعہ دریا کی طغیانی کی وجہ سے پر زور سیلاب آگیا۔ بستی کے لوگوں کو چونکہ مولوی محمد علی صاحب مونگیری کے متعلق بہت عقیدت تھی۔ اس لئے انہوں نے خانقاہ مونگیر میں جا کر فریاد کی۔ مولانا محمد علی نے کسی اپنے مقرب کو بھیجا۔ جنہوں نے آکر دریا کے کنارے ایک جھنڈا نصب کر دیا۔ اور کہہ دیا کہ اب اس جگہ سے دریا بڑھنا بند ہو جائے گا۔ والد مرحوم کو جب یہ معلوم ہوا تو آپ اس مقام پر تنہا گئے۔ اور جا کر جھنڈا دیکھا۔ پھر آپ نے دعا کی کہ "اے خدا اگر دریا کا ہٹنا اب بند ہو گا۔ تو لوگ مشرک ہو جائیں گے۔ اور مخلوق پرستی اور ترقی کرے گی۔ مجھ کو منظور ہے۔ کہ میرا مکان مع سامان غرق ہو جائے۔ لیکن تیری توحید کو لوگ نہ بھلائیں"۔ چنانچہ رات ہی کو جھنڈے سمیت بستی کا بہت سا حصہ دریا برد ہو گیا۔

مرحوم اکثر سچی خوابیں دیکھتے۔ اور الہام سے بھی مشرف تھے۔ دعائیں بہت قبول ہوتیں۔ سلسلہ کے تمام رسالہ جات و اخبارات منگواتے اور بغور مطالعہ کرتے۔ ۱۹۱۴ء میں جب قادیان تشریف لے گئے۔ ایک خط حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا۔ تو سینکڑوں کے مجمع میں حضرت خلیفہ اولؓ کی قیافہ شناس آنکھوں نے آپ کو فوراً شناخت کر کے پاس بلا لیا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اس وقت نوجوان تھے۔ والد مرحوم کہتے کہ میرا دل کہتا تھا۔ کہ حضرت خلیفہ اول کے بعد یہی شخص خلافت کا اہل ہے۔

والد مرحوم درود شریف کثرت سے شب کو پڑھتے۔ خوف الٰہی ہر وقت اور ہر لحظ مستولی تھا۔ نمازوں میں کبھی کبھی چیخ کی آواز نکل جاتی۔ تبلیغ کا پیرایہ نہایت احسن تھا۔ لیکن بحث مباحثہ سے ہمیشہ پرہیز رہا۔

مرض الموت میں مرحوم کو یقین کامل تھا کہ جانبر نہ ہو سکیں گے۔ اسی بنا پر مختصر سوانح بلکہ وصیت لکھ کر حضرت امیر المومنین کی خدمت میں ارسال کر دی تھی۔ مرض ذیابیطس نے بالکل کھوکھلا کر دیا تھا۔ علاج و دوا و تیمارداری میں کوئی کسر نہ رہی۔ مگر قضا کے آگے تمام تدبیریں بیکار ہو گئیں۔ اور آپ یکم اگست ۱۹۱۹ء بروز جمعہ وفات پا کر اپنے مولیٰ سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

والد مرحوم کی وفات کے پورے ۱۹ سال کے بعد والدہ صاحبہ کا ۱۹۳۸ء میں انتقال ہوا۔ مرحومہ اپنی فطری ہمدردی اور خوش خلقی کی بنا پر ہر دلعزیز تھیں۔ اللہ تعالےٰ دونوں کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور بلندی درجات عطا کرے۔

خاکسار

عبد السلام ہنڈو ضلع رانچی

ڈیرہ غازیخاں میں مقدمہ تنسیخ نکاح

گذشتہ سال سے ضلع ڈیرہ غازیخاں میں ایک غیر احمدی عورت کی طرف سے مقدمہ دائر ہے۔ کہ چونکہ میرا خاوند احمدی ہے۔ اس لئے میرا نکاح فسخ کیا جائے۔ یہ مقدمہ سینیر سب جج صاحب بہادر ڈیرہ غازیخاں کی عدالت میں ہے۔ جس کو چلانے کیلئے علاقہ کے علماء اور رؤسا کوشش کر رہے ہیں۔ اس مقدمہ کی پہلی پیشی ماہ اگست ۱۹۲۹ء میں ہوئی۔ جبکہ مفتی عبید اللہ صاحب ڈیرہ غازیخاں کا بیان ہوا۔ انہوں نے بزعم خود بانی سلسلہ احمدیہ کے کفر کے وجوہ پیش کئے۔ خاکسار نے بحیثیت مختار مدعا علیہ جرح شروع کی۔ دوسرے روز غیر احمدی کہنے لگے کہ ہم کفر والی تنقیح کو چھوڑنے کیلئے تیار ہیں۔ اور کسی بنا پر مقدمہ چلا کر لڑکی کی علیحدگی کرا دی جائے۔

لیکن چونکہ امر تنقیح ان کی پہلی درخواست میں یہی تھا اس لئے بدل نہ سکتے تھے۔ جرح جاری تھی کہ مقدمہ نومبر کے پہلے ہفتہ کے لئے ملتوی ہوا۔ اور جج صاحب نے یکم تا سات نومبر اس مقدمہ کی سماعت کے لئے رکھا۔ ابتدا میں ہی غیر احمدیوں کی طرف سے کہا گیا تھا۔ کہ ہم اس مقدمہ کو ہائیکورٹ تک لے جا کر فیصلہ کرائیں گے کہ احمدی کافر ہیں۔ اور اسی لئے وہ اپنے بڑے بڑے علماء بلا رہے ہیں۔ اب اطلاع ملی ہے کہ اس پیشی کے لئے انہوں نے بہت تیاری کی ہے۔ اور دور دراز سے علماء بلائے ہیں۔ مقدمہ کی اہمیت کے پیش نظر تمام احباب سے مخلصانہ التجا ہے کہ اس میں احمدیت کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ ایام رمضان میں [illegible] خاکسار [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم ملکی حالات

سول نافرمانی کی قیادت کیلئے گاندھی جی کے شرائط

بمبئی سے ۲۸ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ آج کے ہریجن میں گاندھی جی نے ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نے کانگرس کی امیدوں کو پورا کرنے سے جو انکار کیا ہے۔ وہ محض کانگرس کی آرگنائزیشن اور کانگرسیوں کی کمزوری کی وجہ سے ہے۔ اور ہماری سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ اہنسا اور اس سے متعلق بہت سے دوسرے اصولوں میں مکمل اعتماد نہیں۔ ہمارے دلوں کی گہرائیوں میں تشدد گھر کر چکا ہے۔ جلسوں اور جلوسوں میں ہم ایک دوسرے سے لڑتے ہیں۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کی ہدایات پر عمل کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ معمولی باتوں پر ہندو مسلمان دست و گریبان ہو جاتے ہیں۔ کانگرسی فرقہ وارانہ اختلافات کو دور کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اپنے اختلافات کے لئے حکومت کو مطعون کرنا تو بہت آسان ہے۔ مگر مصیبت کو دور کرنے کا یہ کوئی علاج نہیں۔ ہمارے پاس ان مصیبتوں کا علاج موجود ہے۔ مگر ہم اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ہمیں چاہئے کہ اپنے نظام کو درست کریں۔ اور اسے ایسا مضبوط بنائیں۔ کہ لوگ اس کی عزت کریں۔ سول نافرمانی کی تحریک کی قیادت ورکنگ کمیٹی نے میرے سپرد کی ہے۔ لیکن اگر میں نے دیکھا۔ کہ میری ہدایات پر عمل نہیں ہو رہا۔ تو میں فوراً میدان سے پیچھے ہٹ جاؤں گا۔ اگر میری قیادت ضروری سمجھی گئی۔ تو میں ڈسپلن کی شدید ترین پابندی کراؤں گا۔ ہمارے سامنے اس وقت زندگی اور موت کا سوال ہے اس وقت پردہ پوشیوں سے کام نہیں چلے گا۔ اگر کانگرسی عدم تشدد پر عمل نہیں کر سکتے۔ اگر وہ انگریزوں اور اپنے مخالف ہندوستانیوں کے متعلق اپنے دلوں کو کینہ سے پاک نہیں کر سکتے۔ تو انہیں چاہئے کہ صاف طور پر اس کا اقرار کرلیں۔ بیشک ہتھیاروں سے مسلح ہوں۔ اگر میری سپاہ کو ان پر اعتماد نہیں تو میری سپہ سالاری بے معنی ہے۔ میرے دل میں کسی کے خلاف نفرت نہیں۔ گو برطانوی حکومت نے میری اور کانگرس کی امیدوں کو یاس کے گہرے سمندر میں ڈبو دیا ہے۔ مگر میں اس کی پریشانی سے فائدہ اٹھانا نہیں چاہتا اور میری دعا ہے کہ لڑنے والے ملک آپس میں جلد صلح کرلیں۔

صدر کانگرس اور مسٹر جناح کی خط و کتابت

گاندھی جی نے اپنے اخبار ہریجن میں لکھا تھا۔ کہ صدر کانگرس نے مسٹر جناح کے سامنے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ کانگرسی حکومتوں پر مسلم لیگ کی طرف سے جو الزامات لگائے جاتے ہیں ان کے تصفیہ کا سوال کسی ثالثی ٹریبونل کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ لیکن مسٹر جناح نے اس تجویز کو مسترد کر دیا۔ اس کے متعلق مسٹر جناح نے ایک بیان شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ میں نہیں سمجھ سکتا کہ کوئی منصف مزاج ان حالات کے مطالعہ کے بعد گاندھی جی اور دوسرے کانگرسی لیڈروں کے متعلق کیا رائے قائم کرے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ صدر کانگرس نے مجھے لکھا تھا۔ کہ اگر مسلم لیگ معین طور پر کوئی الزامات پیش کرے۔ تو وہ ورکنگ کمیٹی سے ایک ریزولیوشن پاس کرا دیں گے۔ کہ کانگرسی حکومتوں کے خلاف الزامات کی تحقیقات فیڈرل چیف جج یا کسی دوسرے شخص سے کرائی جائے۔ حالانکہ ہم جو الزامات کانگرسی وزارتوں پر لگا رہے ہیں۔ ان کی ذمہ داری خود ورکنگ کمیٹی پر بھی ہے۔ اور کیا یہ کوئی معقول بات ہے کہ وہی ورکنگ کمیٹی تحقیقات کے لئے کوئی ٹریبونل مقرر کرے۔ اور پھر اس امر کی کوئی وضاحت نہ تھی۔ کہ وہ ٹریبونل اپنی رپورٹ کس کے سامنے پیش کریگا غالباً کانگرس ہائی کمانڈ کے سامنے اسے پیش کرانا مقصود تھا۔ اور آخری فیصلہ بھی اسی سے متعلق رکھا گیا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ اس تجویز کی حیثیت کیا ہے۔ اور انصاف کے اصول کے ساتھ کس حد تک یہ مطابقت رکھتی ہے۔ کیا کوئی ذمہ دار انسان اس تجویز کو پیش کش کا نام دے سکتا ہے۔

آخر میں مسٹر جناح نے لکھا ہے۔ کہ میں اس بات کے لئے بالکل تیار ہوں۔ کہ اس امر کا فیصلہ کسی ثالثی ٹریبونل سے کرا دیا جائے۔ کہ آیا صدر کانگرس نے مجھے جو خط لکھا تھا۔ وہ کانگرس اور مسلم لیگ کے جھگڑے کو کسی ثالث سے فیصلہ کرانے کی پیشکش کی تھی۔

پنجاب کا پنچایت بل اسمبلی میں

جون ۱۹۳۹ء میں پنجاب ولیج پنچایت بل پر غور کرنے کے لئے حکومت نے ایک کمیٹی مقرر کی تھی جس نے اپنی رپورٹ ۲۶ اکتوبر کو اسمبلی میں پیش کر دی ہے۔ اس بل کے قانون بن جانے پر پہلا پنچایت ایکٹ منسوخ ہو جائے گا۔ لیکن پہلے ایکٹ کے ماتحت قائم شدہ پنچائتیں قائم رہیں گی۔ حکومت اعلان کے ذریعہ کسی علاقہ کو پنچایت ایریا قرار دے گی اور پنچایت اس علاقہ کے باشندوں میں سے ہی منتخب ہو گی۔ انتخاب تین سال کے لئے ہو گا۔ پنچ اپنے میں سے کسی کو سرپنچ اور نائب سرپنچ منتخب کریں گے۔ اگر مناسب پنچ منتخب نہ ہو سکیں۔ تو ڈپٹی کمشنر خود انہیں مقرر کر دیگا۔ پنچایت بلوہ۔ کسی جرم کی اطلاع کو چھپانے یا جھوٹی اطلاع دینے۔ اوزان و پیمائش سے متعلقہ جرائم۔ امراض پھیلنے والی حرکات۔ پبلک کے استعمال کے پانی کو گندہ یا خراب کرنا۔ مویشیوں کے متعلق لاپروائی سے کام لینا۔ حبس بے جا۔ حملہ۔ سو روپیہ سے کم کی چوری۔ مداخلت بے جا۔ عورتوں سے چھیڑ خانی۔ فصلوں کا نقصان۔ بچوں کو سکول بھیجنے میں والدین کی لاپروائی۔ شراب پی کر اودھم مچانا۔ اور ان جیسے متعلقہ مقدمات کی سماعت کر سکے گا۔ بشرطیکہ ملزم پبلک سرونٹ یا یوروپین نہ ہو۔ اگر ملزم حاضر نہ ہو۔ تو پنچایت کی رپورٹ پر مجسٹریٹ وارنٹ گرفتاری جاری کر دے گا۔ پنچایت کو جرمانہ کرنے اور ضمانت طلب کرنے کا بھی حق ہو گا اس کے فیصلوں کی اپیل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا ایس۔ ڈی۔ او کے پاس ہو سکے گی۔ اسے ایسے ٹیکس عائد کرنے کا بھی اختیار ہو گا۔ جن کا عائد کرنا پراونشل گورنمنٹ کے اختیار میں ہے۔ کسی سرکاری ملازم چپراسی۔ کانسٹیبل۔ پٹواری۔ چوکیدار وغیرہ سرکاری ملازم کے متعلق اگر پبلک سے بدسلوکی کی شکایت موصول ہو۔ تو پنچایت تحقیقات کر کے افسران بالا کے پاس رپورٹ کر سکیگی۔ اس کے پاس جو روپیہ آئے گا۔ اسے پبلک رستے ٹھیک کرنے صحت عامہ کے لئے کھلے میدان مہیا کرنے گندی نالیوں کی درستی۔ قبرستان۔ تالاب کنوئیں۔ پبلک رستوں پر روشنی کا انتظام۔ مسافروں کے لئے رہائش گاہوں کی تعمیر۔ درخت لگانے غریبوں اور بیماروں کو مدد دینے۔ پبلک تہواروں کا انتظام کرانے گھریلو جانوروں کی نسل کشی۔ اور دیہاتی صنعتوں کی ترقی وغیرہ کے کاموں پر صرف کر سکیگی اگر کوئی شخص اس کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرے۔ تو اسے ۲۵ روپیہ تک سزا دے سکے گی۔ اور جب تک وہ خلاف ورزی جاری رہے چار روپیہ روزانہ کے حساب سے جرمانہ ہوتا رہے گا۔ غرضیکہ یہ ایک نہایت ہی مفید بل ہے۔ جس کے نفاذ سے پنجاب کی دیہاتی زندگی میں انقلاب عظیم پیدا ہو جائے گا۔

وزیر ہند کی تقریر پر کانگرسی لیڈروں کا اظہار رائے

بمبئی سے ۲۸ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ وزیر ہند کی تازہ تقریر سے حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور نہ اس میں کوئی ایسی بات تھی۔ کہ جو تبدیلی کا موجب ہو سکتی۔ گو لب و لہجہ ملائم اور زبان شیریں ہے۔ لیکن نتیجہ کچھ نہیں۔ جب تک برطانوی حکومت امپیریلزم کو ترک کر کے نئے نظام کے قیام میں مدد نہ دے کانگرس اس کے ساتھ کسی صورت میں تعاون نہیں کر سکتی۔ ہٹلر بے شک ظلم کر رہا ہے مگر یہ ظلم بہت حد تک برطانیہ کی خارجہ پالیسی کا نتیجہ ہے۔ اس تقریر میں دھمکی دی گئی ہے کہ عدم تعاون کی صورت میں طاقت استعمال کریگی۔ مگر حکومتوں کے مستعفی ہونے کے بعد ہم جو قدم اٹھائینگے

غیر ملکی اہم واقعات

دارالعوام میں مسئلہ ہندوستان پر لیڈر اپوزیشن کی تقریر

لنڈن ۲۶ اکتوبر کی خبر ہے۔ کہ آج ایوان عام میں ہندوستانی معاملات پر بحث شروع ہوئی۔ اپوزیشن لیڈر مسٹر ویجوڈ بین نے اس موضوع پر تفصیلاً اظہار خیالات کیا۔ اور اس امر کا اظہار افسوس کیا کہ وائسرائے کے اعلان سے قبل اپوزیشن پارٹی بلکہ لبرل پارٹی سے بھی مشورہ نہیں کیا گیا۔ ایسی باتوں کا مختلف پارٹیوں کے نوٹس میں لایا جانا ضروری ہے۔ وائٹ پیپر ایک بیہودہ دستاویز ہے۔ جو حجم کے لحاظ سے ہاتھی کی طرح بہت بڑی چیز ہے۔ مگر فائدہ کے لحاظ سے کچھ نہیں۔ اس پر مطمئن نہیں رہا جا سکتا۔ گاندھی جی نے دو سوال کئے تھے۔ ان کا جواب دینا چاہیئے۔ ہندوستان کا جنگ میں حصہ لینا کوئی معمولی بات نہیں۔ مسلمان فوجیوں نے گذشتہ جنگ میں جس بہادری کا مظاہرہ کیا تھا۔ اس پر کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور آج وہ پہلے سے بھی زیادہ خلوص کے ساتھ ہماری مدد کر سکتے ہیں۔ کیونکہ عراق مصر اور ترکی بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ گذشتہ جنگ میں ہندوستان نے کروڑوں روپیہ دیا۔ اپنے جہاز ہمارے سپرد کر دئیے۔ اور دس لاکھ آدمی میدان میں بھیج دیئے۔ گاندھی جی برطانیہ کے پکے دوست ہیں۔ اور ان کا یہ اعتراض صحیح ہے کہ ہم سے مشورہ نہیں لیا گیا حالانکہ وہ بھی اسی کاز کے لئے لڑ رہے ہیں جس کے لئے اب ہم نے لڑائی شروع کی ہے۔ اگر یہ واقعہ ہے کہ ہندوستان کے متعلق ہماری پالیسی کا منتہائے مقصود ڈومینین سٹیٹس ہے۔ تو پھر اس کا صاف الفاظ میں اعلان کر دینے میں کیا حرج ہے۔ کیا یہ امر قابل اعتراض نہیں کہ سنٹرل اسمبلی کے انتخابات پانچ سال سے ملتوی کئے جا رہے ہیں۔ ہندوستان میں اقلیتوں کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ بے شک یہ اہم سوال ہے مگر ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ ہندوستان خود اس کا حل تلاش کرے گا۔ اور ہم صرف اس کے فیصلوں کی تصدیق کر دیں گے۔ ہندوستان میں کانگرس جو ڈیڈلاک پیدا کر رہی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ یہ ہمارے وقار کے لئے زبردست دھکا ہے اور اس کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے ہمیں انتہائی کوشش کرنی چاہیئے کہ اسے ختم کیا جا سکے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہندوستان جنگ میں اتحادیوں کا ساتھ دے۔ لیکن اگر وہ یہ دریافت کرتا ہے۔ کہ برطانیہ اپنے جنگی مقاصد کی وضاحت کرے۔ تو ہمارا جواب خلوص اور صداقت پر مبنی ہونا چاہیئے۔ آخر میں آپ نے اس امید کا اظہار کیا۔ کہ ہندوستان کے لیڈر ظلم و ستم کو ختم کرنے اور آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے ہمارا ساتھ دیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کے متعلق وزیر ہند کی تقریر

مسئلہ ہندوستان کے متعلق اپوزیشن کے لیڈروں کی تقریروں کے بعد وزیر ہند نے بھی اس موضوع پر تفصیلاً اظہار خیال کیا۔ اور کہا کہ جنگ کے آغاز کے وقت تمام ہندوستان متحد تھا۔ وائسرائے نے اس سے تعاون کی اپیل کی۔ اور ہندوستانی لیڈروں سے ملاقاتیں کیں۔ اور پھر ایک واضح بیان دیا۔ جس میں جنگ کے خاتمہ پر آئینی مسائل پر پھر سے غور کا وعدہ کیا۔ اور ساتھ ہی ہندوستانی لیڈروں کو اپنے اعتماد میں لینے کے لئے ایک مشاورتی کمیٹی قائم کرنے کی تجویز کی۔ اقلیتوں نے اس تجویز کو پسند کیا۔ مگر کانگرس نے ٹھکرا دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ غیر کانگرسی ہندوستان بھی کئی کروڑ ہندوستانیوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ میں آج پھر اس امر کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ درجہ نوآبادیات کے متعلق ہم نے جو وعدے کر رکھے ہیں ہم ان کے پابند ہیں۔ اور اس سے ہمارا مطلب یہ نہیں۔ کہ اس ملک کو کوئی ایسا نظام حکومت دیا جائے۔ جو اسے دوسرے ممالک سے نیچا کر دے۔ درجہ نوآبادیات دو طرح کا نہیں۔ جیسا کہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ بلکہ ہمارا مقصد اس سے وہی ہے جس کی تشریح سٹیچوٹ وار میں کی جا چکی ہے۔ اور یہ کوئی انعام نہیں جو کسی قابل قوم کو عطا کیا جائے۔ بلکہ یہ تو حقیقی واقعات کو تسلیم کر لینے کا نام ہے۔ ہم ہندوستان کو یہ درجہ دینے کے لئے تیار ہیں۔ اور اس راہ میں جو روکاوٹیں ہیں وہ ہماری پیدا کردہ نہیں ہیں۔ بلکہ اس عظیم ملک کی مختلف اقوام اور جماعتوں کی پیدا کردہ ہیں۔ سب سے پہلے ہندوستانیوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے اختلافات کو دور کریں۔ اور ہم یہ کوشش کریں گے کہ ان میں سمجھوتہ ہو سکے۔ "تقسیم کرو۔ اور حکومت کرو" کی پالیسی سے ہم کوسوں دور ہیں۔ اور ایسی تقسیم کو تباہی کے مترادف سمجھتے ہیں۔ کمیونل ایوارڈ کی ترتیب سے وقت ہم نے عملاً اس بات کا ثبوت پیش کر دیا تھا۔ کہ ہم اس پالیسی کے سخت خلاف ہیں۔ اگر ہم اس پالیسی پر عمل پیرا ہوتے تو نہایت آسانی سے کہہ سکتے تھے۔ کہ پہلے اپنے اختلافات دور کرو۔ پھر ہم سے بات چیت کرو۔ لیکن ہم نے خود کوشش کر کے کمیونل ایوارڈ بنایا۔ اور صوبجاتی خود مختاری قائم کی۔ اس ایوارڈ کے باوجود اب تک بعض اختلافات موجود ہیں۔ اور اقلیتوں کے متعلق ہم پر بھی بعض ذمہ داریاں ہیں۔ جن کو ہم جھٹلا نہیں سکتے۔ یہ اختلافات ہی ہیں جن کی وجہ سے مرکز میں ذمہ دارانہ حکومت کے نفاذ کا کام مشکل ہو گیا ہے اور فیڈریشن کے مقصد عظیم کے حصول میں روکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں۔ مسلمان مرکز میں ہندو اکثریت کے سخت خلاف ہیں۔ یہی حال اچھوتوں اور دوسری اقلیتوں کا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ اختلافات نہ ہوں۔ مگر جب تک یہ ہیں ہمارے لئے یہ ناممکن ہے کہ کسی خاص وقت کے اندر اندر مرکز میں مکمل ذمہ داری کے مطالبہ کو منظور کر لیں۔ مسٹر ویجوڈ بین نے کہا ہے کہ سیاسی لیڈروں کو وائسرائے کی کونسل میں شامل کیا جا سکے۔ اور بڑے بڑے شعبہ جات ان کے سپرد کئے جائیں۔ یہ تجویز پہلے بھی زیر غور رہی ہے۔ مگر اس میں بعض مشکلات ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ جنگ کے دوران میں ہندوستان کیلئے کوئی نیا آئین تیار کیا جائے۔ وائسرائے نے اپنے اعلان میں جس مشاورتی کمیٹی کے تقرر کا اعلان کیا ہے وہ جیسا کہ کانگرس نے سمجھا ہے بے معنی چیز نہیں۔ بلکہ ذمہ دار حکومت کی طرف ایک اہم قدم ہے جسے والیان ریاست۔ مسلمان اور اقلیتیں پسند کرتی ہیں۔ اگر کانگرس کو اس کے دائرہ عمل کے متعلق کوئی شک ہو تو اسے دور کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ ایسے موقع پر جبکہ تمام افسر جنگ کے کاموں میں مشغول ہیں سنٹرل اسمبلی کے نئے انتخابات ناممکن ہیں۔ کیونکہ اس سے فرقہ وارانہ جذبات بھڑک اٹھیں گے۔ وائسرائے ہند بہت جلد لیڈروں کو تبادلہ خیالات کے لئے دعوت دینے والے ہیں۔ اور جب تک یہ گفت و شنید ختم نہ ہو جائے۔ کسی کا کوئی قطعی پوزیشن اختیار کر لینا حماقت ہے۔ ہندوستانی لیڈروں کو پھر وائسرائے سے مل کر گفت و شنید کرنی چاہیئے۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر عدم تعاون کا طریق اختیار کیا گیا۔ تو کانگرس کا رستہ الگ اور برطانوی حکومت و اقلیتوں کا الگ ہو گا۔ اور ہمارے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہ ہو گا۔ کہ قابلیت طاقت اور انصاف سے حکومت کے کام کو چلائیں۔ اور اسکے لئے ہم وائسرائے کی ہر طرح سے مدد کریں گے۔ اور اسطرح کئی سال کی آئینی کوشش رائیگاں چلی جائے گی۔ اور اسوقت تک جتنی محنت انگریز اور ہندوستانی لیڈروں نے ملکر کی ہے وہ سب ضائع ہو جائے گی۔ حکومت برطانیہ کانگرس سے تصادم نہیں چاہتی۔ بلکہ تعاون چاہتی ہے۔ عدم تعاون سے ترقی کئی سال پیچھے جا پڑے گی۔ اور بہت سی مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ ہندوستانیوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جب جنگ کا خاتمہ ہو جائیگا۔ آئینی مشکلات کو دور کرنے کی کوشش فوراً شروع کر دی جائیگی۔ ہم لوگوں نے ہندوستان کو ایشیا میں بے مثال پوزیشن دلانے کیلئے کئی سال صرف کئے ہیں۔ اور اب اگر پھر لڑائیاں جھگڑے شروع ہو گئے۔ تو یہ امر ہمارے لئے بعید رنجدہ ہو گا۔ اس لئے عدم تعاون کے رستہ کو چھوڑ کر ہمیں قیام امن کے لئے ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیئے۔